سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعتہ المبارک،19۔فروری2016

(یوم الجمع،10۔جمادی الاوّل1437ھ)

سولہویں اسمبلی:انیسواں اجلاس

جلد19:شمارہ 16

1621

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19۔فروری2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

اورنج لائن ٹرین پر عام بحث جاری رہے گی۔

1623

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 19-فروری 2016

(یوم الجمع، 10-جمادی الاوّل 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

لَآ اُقۡسِمُ بِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۙ﴿۱﴾ وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾

اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡ

نُّسَوِّىَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلۡ يُرِيۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِيَفۡجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسۡـَٔلُ

اَيَّانَ يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الۡقَمَرُ ﴿۸﴾

وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ يَوۡمَٮِٕذٍ اَيۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا

لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوۡمَٮِٕذِ اۨلۡمُسۡتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ يَوۡمَٮِٕذٍۢ

بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الۡاِنۡسَانُ عَلٰى نَفۡسِهٖ بَصِيۡرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوۡ اَلۡقٰى مَعَاذِيۡرَهٗ ﴿۱۵﴾

سُوۡرَةُ الۡقِيَامَةِ آیات 1 تا 15

ہم کو روز قیامت کی قسم (1) اور نفس لوامہ کی (کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے) (2) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ (3) ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں (4) مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے (5) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا؟ (6) جب آنکھیں چندھیا جائیں (7) اور چاند گہنا جائے (8) اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں (9) اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟ (10) بے شک کہیں پناہ نہیں (11) اس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے (12) اس دن انسان کو جو (عمل) اس نے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیئے جائیں گے (13) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے (14) اگرچہ عذر و معذرت کرتا ہے (15)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
دُور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں اور مری جان مدینے میں رہے
اُن کی اُلفت غمِ کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں مرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات امداد باہمی اور زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔ جی، محترمہ عائشہ جاوید!

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 269 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نقشہ کی منظوری کے بغیر چلنے والی ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کی تفصیلات

*269: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کا نقشہ آج تک متعلقہ محکمہ سے منظور نہ ہوا ہے؟

(ب) قیام سے آج تک کتنی دفعہ مذکورہ سکیم کا نقشہ تبدیل کیا گیا اس کی وجوہات اور تاریخ بیان فرمائیں؟

(ج) اگر سوسائٹی کا نقشہ آج تک پاس نہ ہوا ہے تو اس کی الاٹمنٹ اور دیگر کام کس اتھارٹی کے تحت کس نے کیے؟

(د) نقشہ کی تبدیلی ایڈمنسٹریٹر کے دور میں ہوئی یا سوسائٹی انتظامیہ کے دور میں ہوئی؟

(ہ) آج تک تبدیل ہونے والے نقشہ جات کی نقول ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) درست ہے۔

(ب) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

(ج) انتظامیہ نے بائی لاز کے مطابق عمل سرانجام دیا ہے۔

(د) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

(ہ) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے حوالے سے آپ نے سپیشل کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے تو یہ سوال ابھی اُس کمیٹی میں زیر بحث ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! سوال نمبر 269 کا تفصیلی جواب آ چکا ہے۔

جناب سپیکر: اب اس سوال کو pending کر دیا گیا ہے۔ چلیں، پھر اس کا جواب آ جائے گا۔ جی، اگلا سوال نمبر 6291 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر 6301 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر 6586 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر 7080 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر 6800 جناب احمد خان بھچر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر 7133 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال

نمبر6945 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئیں تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر7134 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر6946 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئیں تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر6978 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال نمبر7114 جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگر وہ during Question Hour آ گئے تو اُن کا سوال لے لیا جائے گا، otherwise dispose of تصور ہوگا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر7156 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ماڈل ٹاؤن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلقہ تفصیلات

*7156: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماڈل ٹاؤن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کے تحت کتنے ہسپتال، سکول اور دیگر عوامی فلاح کے ادارے چل رہے ہیں، ان کے نام، رقبہ اور یہ کس کس بلاک میں واقع ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا ان اداروں کے ملازمین سرکاری ہیں یا غیر سرکاری، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ان اداروں میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کو تنخواہ اور دیگر مراعات دینے کے لئے کیا طریق کار ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) کوآپریٹو ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے تحت کوئی سکول، کالج اور ہسپتال نہ ہیں۔ یہ ادارے حکومت پنجاب کے ماتحت ہیں۔ البتہ دیگر عوامی فلاح کے جو ادارے چل رہے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

عوامی فلاحی ادارے:

1۔ پارکس

(i) سنٹرل پارک، رقبہ 1005 کنال

(ii) لینئر پارک، رقبہ 545 کنال 9 مرلے، واقع بالمقابل آؤٹر سرکل A&B بلاک

(iii) انر سرکل 8 عدد تکونی پارک، واقع بالمقابل انر سرکل A,B,C,D,E,F,G اور H بلاک، کل رقبہ 47 کنال 10 مرلے

(iv) آؤٹر سرکل 8 عدد تکونی پارک، واقع بالمقابل انر سرکل B,C,D,E,F,G,H,J کل رقبہ 44 کنال 18 مرلے

2۔ قبرستان:

سوسائٹی میں 2 مسلم قبرستان ہیں:

(i) قبرستان G بلاک، رقبہ 78 کنال 9 مرلے

(ii) قبرستان K بلاک مڑھیاں، رقبہ 31 کنال 9 مرلے

3۔ کلب

(i) لیڈیز کلب رقبہ 51 کنال 2 مرلے، واقع بالمقابل انر سرکل D بلاک

(ii) ماڈل ٹاؤن کلب، رقبہ 37 کنال، واقع بالمقابل انر سرکل F بلاک

اس کے علاوہ درمیانی گراؤنڈز ہیں جو سوسائٹی AB,CD,EF,GH اور K بلاک کے مختلف کلبوں کو صحت مندانہ سرگرمیوں یعنی فٹبال، کرکٹ، ہاکی، بیڈمنٹن، ٹینس وغیرہ کے لئے دے رکھے ہیں ان کا کل رقبہ 593 کنال 18 مرلے ہے۔

4۔ لائبریری:

ماڈل ٹاؤن لائبریری، رقبہ 5 کنال 10 مرلے، واقع بالمقابل انر سرکل، F بلاک، جس کا انتظام و انصرام لائبریرین حکومت پنجاب کے پاس ہے۔

5۔ کمیونٹی سنٹرز:

کمیونٹی سنٹر، رقبہ 47 کنال، واقع انر سرکل بالمقابل A-80

(ب)

1. سنٹرل پارک، لینئر پارک اور کیمونٹی سنٹر کے ملازمین ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے ماتحت ہیں ان میں کام کرنے والے ریگولر ملازمین کو حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن کے مطابق تنخواہ / مراعات دی جاتی ہیں جبکہ معاہدہ پر ملازمین کو معاہدہ کے مطابق تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔
2. قبرستان کا انتظام و انصرام اسلامک ٹرسٹ کے حوالے ہے اس میں کام کرنے والے ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی اسلامک ٹرسٹ کرتا ہے۔
3. کلبوں کا انتظام و انصرام ان کی منتخب انتظامیہ کے حوالے ہے۔

(ج) ماڈل ٹاؤن سوسائٹی، سوسائٹی کلب اور اسلامک ٹرسٹ کے ملازمین کی تفصیل فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ تاہم سوسائٹی سے متعلقہ سنٹرل پارک، لینئر پارک، پبلک گارڈن اور کیمونٹی سنٹر میں کل 312 ملازمین کام کرتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

قسم ملازم	سنٹرل پارک	لینئر پارک	پبلک گارڈن	کیمونٹی سنٹر
معاہدہ	40	62	41	18
ریگولر	70	33	34	۔
یومیہ اجرت	10	01	03	–
کل ملازم	120	96	78	18

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں ماڈل سوسائٹی کے اندر دو مسلم قبرستانوں کا ذکر کیا گیا ہے تو کیا اس سوسائٹی میں غیر مسلموں کے لئے قبرستان نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): ماڈل ٹاؤن سوسائٹی میں مسلمانوں کے دو قبرستان ہیں اور غیر مسلموں کا کوئی قبرستان نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں پر غیر مسلموں کا قبرستان نہ ہو؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ بہت پرانی سوسائٹی ہے اور سر گنگا رام نے یہ سوسائٹی بنائی تھی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر میں وزیر صاحب کو وہاں غیر مسلموں کے قبرستان میں لے چلوں تو پھر یہ کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ سوسائٹی 1941 میں سرگنگارام کے نام سے وجود میں آئی تھی اور وہاں پر مسلمانوں کے لئے اس وقت دو قبرستان ہیں جبکہ غیر مسلموں کے لئے کوئی قبرستان نہیں ہے۔ میری جو معلومات ہیں اور محکمہ نے مجھے جو brief کیا ہے وہ یہی ہے کہ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں کیونکہ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ وہاں نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ میرے ساتھ چلیں میں ان کو قبرستان دکھا دیتی ہوں۔ قادیانیوں کے قبرستان پر حملہ ہوا تھا وہ کس جگہ پر ہے؟ وہ بھی تو ماڈل ٹاؤن میں ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! دو قبرستان ہیں، ان میں سے ایک مکمل مسلمانوں کے لئے ہے اور دوسرا قبرستان K بلاک میں ہے جو آدھا مسلمانوں کے لئے اور آدھا غیر مسلم کے لئے ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ان کا حال ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے correction کرالی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ قبرستان کا انتظام وانصرام اسلامک ٹرسٹ کے حوالے ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 78 کنال 9 مرلہ زمین ایک قبرستان کی ہے اور 31 کنال 9 مرلہ زمین دوسرے کی ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ پوری زمین قبرستانوں کے پاس ہے یا اس پر کسی نے قبضہ بھی کیا ہوا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! قبرستان G بلاک، رقبہ 78 کنال 9 مرلے اور قبرستان K بلاک مڑھیاں، رقبہ 31 کنال 9 مرلے ہے اس پر کوئی قابض نہ ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ منسٹر صاحب اس کو verify کر لیں کہ واقعی کسی کا قبضہ نہیں ہے؟ اس کے علاوہ میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں کلب بھی ہیں اور ان کا

انتظام وانصرام وہاں کی منتخب انتظامیہ کے پاس ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ منتخب انتظامیہ کو فنڈز کون فراہم کرتا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! سوسائٹی کے حوالے سے جو فنڈز آتے ہیں وہ ممبران خود collect کرتے ہیں۔ ماڈل ٹاؤن میں ڈی پی ایس سکول ہے جس کو کمشنر لاہور look after کرتے ہیں۔ سرکار اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ ڈسپنسری اور ہسپتال بھی وہاں ہے سوسائٹی نے زمین دی تھی اور حکومت پنجاب نے وہاں ہسپتال قائم کیا ہے وہاں بھی سرکار کا انتظام وانصرام ہے۔ محترمہ کا جو سوال ہے تو کلبوں کا انتظام وانصرام انتظامیہ دیکھتی ہے۔ وہاں کی مینجمنٹ کمیٹی (MC) تمام انتظام خود کرتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے کہا کہ مینجمنٹ کمیٹی اپنی جیب سے وہاں کا انتظام کرتی ہے اس لئے یہ کس طرح possible ہے؟ میرے خیال میں وہاں تین بڑے کلب ہیں تو کیا مینجمنٹ کمیٹی چندہ جمع کرتی ہے یا جس طرح سے اوپر detail دی گئی ہے کہ تمام ماڈل ٹاؤن سوسائٹی میں گورنمنٹ کی طرف سے سارے اخراجات کئے جاتے ہیں کیونکہ کوئی ممبر اتنا donation اپنی جیب سے نہیں دے سکتا کہ کلب چل سکیں۔ اس میں بھی منسٹر صاحب وضاحت کر دیں کہ اس میں گورنمنٹ کتنا share دیتی ہے اور لوگ چندہ کیسے اکٹھا کرتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! سوسائٹی میں ہر تین سال کے بعد الیکشن ہوتا ہے۔ اس میں صدر، جنرل سیکرٹری، فنانس سیکرٹری اور ممبران ہوتے ہیں۔ یہ contribution کرتے ہیں، یہ تمام انتظام اپنی جیب سے کرتے ہیں اور سوسائٹی اپنی جیب سے کرتی ہے۔ حکومت پنجاب سوسائٹی کے roads بنا سکتی ہے نہ بناتی ہے۔ یہاں ڈی پی ایس سکول اور ہسپتال بھی قائم ہے باقی کلبوں کے لئے سوسائٹی کے ممبران خود contribute کرتے ہیں اور خود چائے وغیرہ پیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میاں طارق محمود صاحب آ گئے ہیں اس لئے ان کا سوال لے لیتے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 6978 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: کوآپریٹو بنک کی شاخیں اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*6978: میاں طارق محمود: کیاوزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کوآپریٹو بنک کی کتنی شاخیں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان میں اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان بنکوں سے سال15۔2014 کے دوران کتنی رقم بطور قرض جاری کی گئی جن کو قرض دیا گیاان کے نام،پتاجات بتائیں؟

(د) ان بنکوں کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے 5لاکھ اور اس سے زائد کے ڈیفالٹرز کے نام پتاجات مع رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان ڈیفالٹرز سے قرض کی وصولی کس کی ذمہ داری ہے اور ان سے کب تک قرض وصول کر لیا جائے گا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع گجرات میں کوآپریٹو بنک کی تین برانچیں ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	نام برانچ	پوسٹل ایڈریس
1	گجرات	رام تلائی روڈ گجرات
2	لالہ موسیٰ	ریلوے روڈ،لالہ موسیٰ
3	کھاریاں	مین بازار کھاریاں

(ب) مورخہ 30-09-2015 کے ریکارڈ کے مطابق دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ضلع گجرات کی برانچوں میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی شاخوں سے سال 15-2014 کے دوران مبلغ 97کروڑ50 لاکھ 64 ہزار200 روپے کی رقم بطور قرض مختلف مقروضان کو جاری کی گئی۔ مقروضان کے نام،پتاجات کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گجرات میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی شاخوں گجرات اور لالہ موسیٰ سے سال 15-2014 کے دوران کوئی بھی مقروض ڈیفالٹ نہیں ہوا جبکہ کھاریاں برانچ میں اس وقت 7 مقروضان ڈیفالٹرز ہیں جن کے ذمہ مبلغ 8لاکھ 11 ہزار 400روپے اصل زر اور

مبلغ 2 لاکھ 42 ہزار 969 روپے مارک اپ کی رقم قابل وصول ہے۔ علاوہ ازیں تمام برانچوں میں پانچ لاکھ اور اس سے زائد کا کوئی بھی مقروض ڈیفالٹر نہ ہے۔

(ہ) قرضہ کی ڈیفالٹ ہونے کی صورت میں اس کی وصولی بنک کے سٹاف اور محکمہ امداد باہمی کے فیلڈ عملہ کی ذمہ داری ہے۔ کھاریاں برانچ کے سات ڈیفالٹر مقروضان سے وصولی کی خاطر خواہ کوششیں جاری ہیں اور وصولی جلد متوقع ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جو قرضے پر اونشل کوآپریٹو بنک کی شاخوں سے لوگ لیتے ہیں ان کے منافع یا مارک اپ کی percentage کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس میں مختلف کیٹیگریز ہیں جن پر 13 فیصد، کسی پر 16 فیصد اور کسی پر 18 فیصد مارک اپ ہے۔ یہ کیٹیگریز فصلات ربیع و خریف اور کچھ لائیو سٹاک کے حوالے سے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جن لوگوں کو قرضے دیئے جاتے ہیں تو کیا ان کے لئے یہی گارنٹی ہوتی ہے کہ کسی کے پاس زیور ہو بنک میں رکھے تب ہی وہ قرضہ لے سکتا ہے۔ زمیندار سے کیا گارنٹی لی جاتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جو بھی باقاعدہ قرض کے لئے درخواست دیتا ہے تو اس کی زمین pledge کی جاتی ہے یا پھر زیورات کے عوض قرضہ دیتے ہیں۔ قرض لینے والے کی زمین یا پراپرٹی بنک کے نام pledge ہونا بہت ضروری ہے تو اس کے بعد پھر ہم قرضہ جاری کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ غریب زمیندار کو کوئی قرضہ نہیں مل سکتا؟

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ کاشتکار زمیندار کو دے رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ بغیر pledge کئے ہم نہیں دے سکتے۔ میرا یہی تو ضمنی سوال ہے کہ کوئی غریب آدمی جو مزارع ہے جو کسی کی زمین لے گا، بھینس بکری لے گا، اس کے پاس کچھ نہیں ہوگا تو کیا اس کو کچھ نہیں ہوگا؟

جناب سپیکر: میاں صاحب پوچھ رہے ہیں کہ جو مزارع ہے اس کو قرض دینے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اگر ہم گارنٹی نہ لیں یا کسی کی زمین pledge نہ کریں یا زیورات نہ رکھیں تو اس کی recovery کس طرح ہو گی کیونکہ کاشتکار ہمارے بھائی ہیں میں خود بھی کاشتکار ہوں لیکن کاشتکار اس کا misuse کرتے ہیں اس لئے ہمیں گارنٹی لینی پڑتی ہے تاکہ ہم کل کو اس کی recovery کر سکیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) میں میرے پاس جو جواب ہے اس میں جن لوگوں کو جتنے قرضے دیئے گئے ہیں سب زیورات پر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہے۔ آپ list کو چیک کر لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں آپ کو list بھیجتا ہوں آپ دیکھ لیں جو قرضے جاری کئے گئے ہیں صرف زیورات پر جاری کئے گئے ہیں۔ میرا تو صرف یہ سوال ہے کہ کیا جس کے پاس زیور نہیں ہے، جائیداد نہیں ہے وہ بے چارہ کچھ نہیں کر سکتا یا اس کی بھی یہ کچھ مدد کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اگر کوئی قرض لینا چاہتا ہے اور کوئی گارنٹر آ جائے وہ اپنی زمین pledge کرا دے، اس کی ضمانت دے دے تو بنک قرضہ دینے کو تیار ہے۔ گارنٹی کے بغیر قرضہ نہیں مل سکتا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6301 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ فنڈ سے پرائیویٹ طلباء کی امداد کا مسئلہ

*6301: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ ان مستحقین کو دی جاتی ہے جنہیں مقامی زکوٰۃ کمیٹی مستحق زکوٰۃ قرار دیتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے طلباء کے لئے مخصوص وظائف کی رقم کا بیشتر حصہ تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے واپس ہو جاتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے وہ طلباء جو اپنے اخراجات ادا کرنے سے قاصر ہیں اور زکوٰۃ کے بھی مستحق ہیں تو انہیں زکوٰۃ فنڈ سے وظائف دینے پر غیر اعلانیہ پابندی کیوں عائد ہے جبکہ محکمہ زکوٰۃ کے قواعد میں ایسی کوئی قدغن نہ ہے، کیا محکمہ نادار اور ضرورت مند طلباء کو بلا تخصیص زکوٰۃ فنڈ سے وظائف دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں سال 15-2014 کے لئے مختص کردہ رقم کا تقریباً 84 فیصد رقم تقسیم ہو چکی ہے لہٰذا یہ تاثر درست نہیں کہ زکوٰۃ فنڈ کی رقم کا بیشتر حصہ تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے واپس ہو جاتا ہے۔

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے ایسے کالجوں، یونیورسٹیوں، پولی ٹیکنیک اور دیگر تعلیمی، تربیتی اور پیشہ وارانہ اداروں جو حکومتی سطح پر قائم ہوں یا پرائیویٹ سیکٹر میں قائم خالصتاً خیراتی یا سماجی بہبود کے مقاصد کے لئے قائم کئے گئے ہوں کہ مستحق طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف مہیا کئے جاتے ہیں۔ مجوزہ قانون کے مطابق اگر کوئی مستحق زکوٰۃ طالب علم پرائیویٹ سیکٹر میں قائم خالصتاً خیراتی یا سماجی بہبود کے مقاصد کے لئے قائم ادارے میں زیر تعلیم ہے اور وہ زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف حاصل کرنا چاہے تو محکمہ کے قواعد میں اس کے لئے ایسی کوئی قدغن نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے طلباء کے لئے مخصوص وظائف کی رقم کا بیشتر حصہ تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے واپس ہو جاتا ہے۔ محکمے نے جواب دیا ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں سال 15-2014 کے لئے مختص کردہ رقم کا تقریباً 84 فیصد رقم تقسیم ہو چکی ہے لہٰذا یہ تاثر درست نہیں کہ زکوٰۃ فنڈ کی رقم کا بیشتر حصہ تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے واپس ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ بتادیں کہ کالجز کے لئے زکوٰۃ سے کتنی رقم مختص ہوتی ہے پھر اس رقم کے لحاظ سے پتا چل جائے گا کہ کتنی رقم واپس ہوتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں تھوڑی سی ترمیم ہوئی تھی اس لحاظ سے کہ 2013-14 میں ہم سکول اور کالجز دونوں کو یہ چیزیں provide کر رہے تھے لیکن 2014-15 میں ہم نے اس کو amend کیا ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے سکولز کے لئے ایجوکیشن فری کر دی تھی تو لہٰذا ہم نے سکولوں کے لئے فنڈ ختم کر کے اب صرف کالجز کے لئے فنڈ رکھا ہے وہ فنڈ تقریباً 10 کروڑ روپے کے قریب ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے ایسے کالجوں، یونیورسٹیوں، پولی ٹیکنیک اور دیگر تعلیمی، تربیتی اور پیشہ وارانہ اداروں جو حکومتی سطح پر قائم ہوں یا پرائیویٹ سیکٹر میں قائم خالصتاً خیراتی یا سماجی بہبود کے مقاصد کے لئے قائم کئے گئے ہوں، کے مستحق طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف مہیا کئے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ خیراتی ادارے یا سماجی بہبود کے مقاصد کے لئے جو ادارے ہیں تو ان کا تعین کیسے ہوتا ہے کیسے یہ bifurcate کرتے ہیں کیونکہ سماجی بہبود کے تحت بہت سے ادارے بنے ہوتے ہیں تقریباً جتنے بھی پرائیویٹ ادارے بنتے ہیں وہ زیادہ تر سماجی بہبود میں رجسٹرڈ ہوتے ہیں تو یہ پھر یہ کیسے bifurcate کرتے ہیں کہ یہ اس میں آتے ہیں یا نہیں آتے ہیں اور یہ خیراتی ادارے ہیں وہ کیسے اسے bifurcate کرتے ہیں تاکہ تعریف پتا چلے جو کہ محکمہ تعریف کرتا ہے اس کے مطابق ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ آپ اس میں آتے ہیں یا نہیں آتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں بہت clear لکھا ہوا ہے کہ جو لوگ اداروں کو non profit base پر چلاتے ہیں اور وہاں بچوں کو مفت تعلیم وغیرہ دیتے ہیں تو ان کو ہم اس سلسلے میں prefer کرتے ہیں۔ جہاں پر فیس وغیرہ لیتے ہیں یا جہاں پر زیادہ فیسیں وصول کرتے ہیں وہاں پر ہم ان کو support نہیں کر سکتے۔ اسی لحاظ سے یہاں مثال کے طور پر ایک انجمن حمایت اسلام میں جو طلباء apply کرے تو ہم اس کو دیتے ہیں، اسی طرح کے اگر کوئی اور بھی ادارے ہیں جو اس ضمن میں آتے ہیں جو کہ خیراتی طور پر چلتے ہیں تو ان کو بھی ہم تعلیمی وظائف دینے کے لئے تیار ہیں۔ جیسے ابھی میرے بھائی نے سوال کیا ہے کہ کیسے ہم اس کو detect کر سکتے ہیں تو ہماری مقامی جو زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں وہ اس کا ہمیں بتاتی ہیں کہ اس ادارے کو دیا جا سکتا ہے اور ایسے ادارے اگر apply کریں تو ہم ان کے لئے حاضر ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو non profit ادارے ہیں تو میرا سوال وہی تھا کہ تقریباً 90 فیصد ادارے جو کہ زیادہ فیسیں لیتے ہیں ان چند کو چھوڑ کر باقی جن کی انجمنیں رجسٹرڈ ہوتی ہیں جن کے تحت وہ ادارے چلتے ہیں وہ تقریباً تمام نے اپنے manifesto یا اپنا جو منشور یا اصول ہوتے ہیں اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ یہ non profit ہے تو میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر انجمن بھی تصدیق کر دے تو منسٹر صاحب on the floor of the House یہ commit کر لیں کہ اگر ہم وہاں سے کوئی case بھجوائیں تو محکمہ اس کو۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے بتا دیا ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی case ہے تو ان کو بتا دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ نہیں ہوتا کیونکہ ماضی میں یہ practice ہوئی ہے اور ایسا نہیں کیا گیا تو میں نے یہ سوال اسی لئے دیا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ کسی کی نشاندہی کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کی وضاحت ہو جائے کیونکہ جو لوگ ہم تک پہنچتے ہیں ہم ان کو اس بارے بتا سکیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اگر یہ کسی کی نشاندہی کریں تو اس کی تصدیق ہماری مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرے گی تو اس کے لئے ہم حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تصدیق کر دیتا ہوں کہ ہمارے ہاں ایک کرسچئن کیمونٹی کا ادارہ ہے اور وہ سارا charity base پر چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: کون سا ادارہ ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمارے ہاں ایک کرسچئن کیمونٹی کا ادارہ ہے اور اس کے علاوہ مسلم ادارے بھی ہیں۔ کرسچئن کیمونٹی تو چلیں زکوٰۃ و عشر میں نہیں آتے ہیں لیکن دوسرے بھی جو مدارس کے ادارے ہیں ان کی طرف سے apply کیا گیا لیکن محکمے نے اسے واپس کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بات تو سنتے نہیں ہیں آپ نے کون سی کیمونٹی کا ذکر کیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں وہ میرے ذہن میں آگیا ہے کہ وہ کمیونٹی اس میں fall نہیں کرتی لیکن باقی دوسرے بھی جو مدارس کے تحت چلنے والے اداروں کی طرف سے بھی apply کیا گیا تو ان کے cases بھی واپس ہوئے ہیں۔ اس کو پنجاب لیول تک ان کو refuse کیا گیا ہے تو اس لئے میں نے اس کی وضاحت پوچھی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 6586 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد و تفصیل

*6586: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز کسانوں کو قرض کے حصول کے لئے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان کوآپریٹو سوسائٹیز کی رجسٹریشن کا طریق کار اور کیا کیا documents درکار ہیں؟

(ج) ان کوآپریٹو سوسائٹی کو قرض دینے کا طریق کار کیا ہے اور اس قرض کی limit کتنی ہے؟

(د) اس وقت کتنی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور محکمہ نے ان کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) مورخہ 23.07.2015 کے مطابق فیصل آباد ڈویژن میں رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد 4502 ہے۔

(ب) اس وقت نئی کوآپریٹو سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر حکومت پنجاب نے پابندی لگا رکھی ہے۔ البتہ کوآپریٹو سوسائٹیز کی رجسٹریشن کا طریق کار حسب ذیل ہے:

ایک سادہ کاغذ پر 30 ممبران ہمراہ شناختی کارڈ فوٹو کاپی اور فرد جمعبندی متعلقہ افسران محکمہ امداد باہمی کو درخواست دیں گے جو کہ متعلقہ انسپکٹر محکمہ امداد باہمی سے فزیبلٹی رپورٹ حاصل کر کے سوسائٹی کی

رجسٹریشن کی اجازت دیں گے۔انسپکٹر صاحب متعلقہ سب انسپکٹر سے مل کر درخواست گزار سوسائٹی ہولڈر کے گاؤں جائیں گے اور سوسائٹی کے ممبران کو امداد باہمی کے اصولوں و مقاصد سے روشناس کروائیں گے اور سوسائٹی کی رجسٹریشن سے متعلقہ کاغذات تیار کریں گے۔ہر ممبر سے مبلغ-/1000روپے برائے خرید حصص اور مبلغ-/100روپے برائے داخلہ فیس حاصل کی جائے گی۔علاوہ ازیں سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کی تین عدد کاپیاں ہمراہ فائل لف کی جائیں گی جن کے تحت سوسائٹی کام کرے گی۔محکمہ کے متعلقہ افسران سوسائٹی کی حد قرضہ مقرر کریں گے جس کے مطابق سوسائٹی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک سے قرضہ حاصل کر کے ممبران میں تقسیم کرے گی۔سوسائٹی کی رجسٹریشن کے لئے درج ذیل کاغذات درکار ہوں گے۔

1. سادہ کاغذ پر درخواست برائے رجسٹریشن ہمراہ ممبران کے شناختی کارڈز کی فوٹو کاپی اور نقل جمعبندی۔
2. سوسائٹی کے اجلاس عام کی نقل ریزولیوشن۔
3. ممبران کی حد قرضہ کی نقل
4. رجسٹر ممبران کی نقل
5. رسید رقم برائے حصص
6. سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کی تین عدد کاپیاں
7. اقرار نامہ سیکرٹری
8. انتظامیہ کمیٹی کی نقل
9. رپورٹ معائنہ انسپکٹر حلقہ کی نقل

(ج) محکمہ کے متعلقہ افسران سوسائٹی کی حد قرضہ (limit) سوسائٹی ہولڈرز کی زرعی زمین اور ضرورت کے مطابق مقرر کرتے ہیں جس کے تحت سوسائٹی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک سے قرضہ حاصل کر کے ممبران میں تقسیم کرتی ہے۔

(د) مورخہ30.06.2015 کے مطابق اس وقت580 سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور اس سلسلہ میں محکمہ امداد باہمی اور بنک مل کر ان کی بحالی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔مزید برآں ان ڈیفالٹرز سے رقم وصول کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. ڈیفالٹرز کے خلاف قانونی چارہ جوئی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت عمل میں لائی جا رہی ہے اور کیسز کی پیروی مؤثر طور پر کی جا رہی ہے۔
2. زرعی قرضہ بعوض طلائی زیورات ڈیفالٹرز کے زیورات کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے قرضہ جات کی وصولی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

3. ایسے ڈیفالٹرز جن کے خلاف دائر کردہ مقدمات زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت فیصلہ شدہ ہیں ان کے خلاف بذریعہ محکمہ امداد باہمی عدالتی کارروائی کرتے ہوئے وصولی کی کوشش کی جارہی ہے اور ان کی رہن شدہ جائیداد کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے قرضوں کی وصولی عمل میں لائی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ان کوآپریٹو سوسائٹیز کی رجسٹریشن کا طریق کار اور کیا کیا documents درکار ہیں؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس وقت نئی کوآپریٹو سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر حکومت پنجاب نے پابندی لگا رکھی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے اس پر پابندی کیوں لگائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ پابندی کیوں لگائی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ حکومت پنجاب نے 1997 میں پابندی لگائی تھی تو اس کے بعد نئی سوسائٹی کے لئے آج تک دوبارہ اجازت نہیں ملی ہے۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! اگلا ضمنی سوال کریں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ پابندی کیوں لگائی گئی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ 1997 میں پابندی لگائی گئی ہے لیکن اس کی وجہ نہیں بتائی گئی ہے، یہ میرا ضمنی سوال ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ نئی سوسائٹی کم از کم 30 یا زیادہ ممبرز بناتے ہیں اور اس کے بعد recovery نہیں ہوتی تو پھر بنک کو loss ہوتا ہے اس لئے 1997 میں حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ نئی سوسائٹیز پر ban ہوگا، جو پرانی سوسائٹیز ہیں ان کو active کیا جائے، ان کو فعال کیا جائے، ان میں بہتری لائی جائے اور کاشتکاروں کو awareness دی جائے کہ جو رقم ہم لیتے ہیں ہم نے اس کو کس مد میں خرچ کرنا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! کتنی سوسائٹیز اس وقت defaulter ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کتنی سوسائٹیز اس وقت defaulter ہیں؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ default ہونے کی وجہ سے نئی کوآپریٹو سوسائٹیز پر پابندی لگائی گئی ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب میں کتنی سوسائٹیز اس وقت defaulter ہیں کیا چند لوگوں کی وجہ سے پورے پنجاب میں ban کر دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: راؤ صاحب! آپ صرف فیصل آباد ڈویژن کے بارے میں بات کریں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں ان کو اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! اگر آپ پورے پنجاب کا پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو fresh question دینا پڑے گا۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں ان کو پورے پنجاب کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں ان کو پورے پنجاب کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں ان کو کیا کہہ رہا ہوں اور آپ بات کو کدھر لے کر جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو میری آواز نہیں سنائی دے رہی۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! نہیں، مجھے آپ کی آواز نہیں آئی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! sorry for that. میں ان کو کہہ رہا ہوں کہ یہ فیصل آباد سے متعلقہ سوال ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! Sorry.

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7080 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: زکوٰۃ فنڈز سے تعلیمی وظائف کے لئے رقم سے متعلقہ تفصیلات

*7080: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال14۔2013اور15۔2014کے دوران تعلیمی وظائف کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) سال15۔2014کے دوران تعلیمی وظائف کی مد میں کتنی رقم کس کس ادارے کو فراہم کی گئی۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال14–2013اور15–2014 کے دوران تعلیمی وظائف کے لئے کس کس ادارے نے کتنی رقم استعمال کی اور کتنی رقم واپس کی۔یہ رقم استعمال نہ ہونے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کیا ہر سال اس طرح رقم واپس ہوتی ہے اور یہ رقم واپس کہاں جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال14۔2013اور15۔2014 کے دوران تعلیمی وظائف کی مد میں بالترتیب مبلغ44لاکھ 41ہزار894 روپے اور 22لاکھ 77ہزار460 روپے مختص کئے گئے۔

(ب) سال15۔2014کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے 14 تعلیمی ادارہ جات کے360طلباء کے لئے مبلغ 17لاکھ 39 ہزار 250 روپے تعلیمی وظائف کی مد میں جاری کئے گئے ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال14۔2013 کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے 30ادارہ جات کے 1292 طلباء کو مبلغ14لاکھ 91ہزار888روپے کے تعلیمی وظائف جاری کئے گئے جن میں ایک لاکھ 6ہزار 900 روپے واپس ہوئے جو صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس کر دیئے گئے۔ ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔سال15۔2014کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے 14 ادارہ جات کے 360 طلباء کو مبلغ17لاکھ 39ہزار250 روپے کے تعلیمی وظائف جاری کئے گئے جن میں سے78ہزار750روپے واپس ہوئے جو صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس جمع کرادیئے گئے ہیں۔ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ہر دو سالوں میں ادارہ وار رقم استعمال نہ ہونے کی وجوہات تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: میرا اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال14۔2013اور15۔2014 کے دوران تعلیمی وظائف کی مد میں بالترتیب مبلغ 44لاکھ 41ہزار 894روپے اور22لاکھ 77ہزار460روپے مختص کئے گئے۔ یہ تقریباً100فیصد کی decrease ہے۔ ہمارے ضلع میں فنڈ اتنا decrease کیوں کیا گیا ہے کیا ہمارے ضلع میں غریب کم ہو گئے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ بھی possible ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کی وجہ میں نے پہلے بھی بتا دی تھی لیکن میں repeat کر دیتا ہوں کہ میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ 2013 میں ہم سکول اور کالجز دونوں کے لئے فنڈز مہیا کرتے تھے اب جبکہ ہم میٹرک سے اوپر چلے گئے ہیں اب وہ فنڈ کالجز اور یونیورسٹیز کے لئے رہ گیا ہے تو وہ اس لئے ہر جگہ پر funds decrease کر دیئے گئے ہیں۔ اب صرف high level پر فنڈز دیتے ہیں لہٰذا یہ رقم کم ہو گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہاں ایگریکلچر یونیورسٹی کا کیمپس موجود ہے، ٹیکنیکل کالج موجود ہے اور مزید بھی ایک یونیورسٹی بن رہی ہے۔ اس کو کم کرنے کی بجائے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب یہ یونیورسٹی بن جائے گی تو انشاء اللہ ضرور دیں گے باقی ٹیکنیکل کالج کے لئے already ہم دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یونیورسٹی بن رہی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! لیکن جو بنی ہوئی ہے اس کے لئے جتنے cases آئیں گے ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: ایک یونیورسٹی بنی ہوئی ہے اور ایک بننے والی ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جو یونیورسٹی بنی ہوئی ہے وہاں سے اگر کوئی apply کرے گا تو ہم اس کو پورا معاوضہ دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی سوال کے حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹیکنیکل اور ووکیشنل ادارے ہیں جن کو ان کی وزارت فنڈز جاری کرتی ہے، وظیفہ بھی جاری کرتی ہے بلکہ ان کی فیسوں کے پیسے بھی جاری ہوتے ہیں۔ ان کا جو criterion متعین کیا جاتا ہے اس میں بہت سارے case studies ایسے ہیں جن میں سے اکثریت متعین criterion پر پورا نہیں اترتی پھر بھی ان کو وظیفہ ملتا ہے، کیا محکمہ نے اس کو scrutinize کرنے کے لئے یا اس طرح کے cases کی نشاندہی کرنے کے لئے کوئی نظام اپنایا ہے اور اگر نشاندہی ہو جاتی ہے تو اس میں سزا و جزا کا کیا نظام ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلی بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں ہمارے 241 ادارے ہیں جو مختلف اضلاع میں ہیں۔ وہاں پر جو کورسز پڑھائے جاتے ہیں وہ اس علاقے کی requirement یا وہاں کی انڈسٹری کے مطابق پڑھائے جاتے ہیں۔ اگر ان کے ذہن میں ایسی کوئی چیز ہے جو وہ پورا نہیں کر رہے لیکن اس کی ضرورت ہے تو اس حوالے سے ہمیں بتائیں کیونکہ ہم وہاں پر بچوں کو ٹیکنیکل اور free ایجوکیشن دے رہے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر ایسا شعبہ ہے جس میں یہ سمجھتے ہیں کہ اس علاقے کو benefit ہو سکتا ہے یا اس علاقے کی ضرورت ہے تو یہ اس کی نشاندہی کریں ہم اس کی کلاسیں بھی شروع کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 6900 جناب احمد خان بھچر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 7133 ڈاکٹر مراد راس کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6945 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 7134 ڈاکٹر مراد راس کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6946 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6978 میاں طارق محمود کا ہے یہ take up ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7114 جناب فیضان خالد ورک کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے اور ان کا ایک سوال تو take up ہو گیا ہے۔ جی، محترمہ! اپنا اگلا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 7157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماڈل ٹاؤن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*7157: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماڈل ٹاؤن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کا رقبہ کتنا ہے؟
(ب) اس کے رہائشیوں سے یہ سوسائٹی ماہانہ کتنی رقم کس حساب سے کس کس مد میں وصول کرتی ہے؟
(ج) یہ سوسائٹی اپنے رہائشیوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہے؟
(د) کیا بجلی، پانی اور گیس سوسائٹی فراہم کرتی ہے یا متعلقہ ادارے فراہم کرتے ہیں؟
(ہ) اگر مذکورہ سہولیات سوسائٹی ہذا فراہم کرتی ہے تو وہ ان کے چارجز کس شرح سے اپنے رہائشیوں سے وصول کرتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سوسائٹی کا کل رقبہ 11704 کنال پر مشتمل ہے۔
(ب) تفصیل ماہانہ چارجز وصول کردہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی

الیکٹرسٹی چارجز:

تعداد یونٹ	ممبر/کوارٹر ریٹ	نان ممبر ریٹ
1تا100	10روپے+گورنمنٹ ٹیکس	18روپے+گورنمنٹ ٹیکس
1تا300	13روپے+گورنمنٹ ٹیکس	
300تا700	16روپے+گورنمنٹ ٹیکس	
700روپے		

واٹر سپلائی چارجز:

فی کنال	ممبر/کوارٹر ریٹ	نان ممبر ریٹ
1کنال پلاٹ	600روپے فی کنکشن	1000فی کنکشن
2کنال پلاٹ	750روپے	
3کنال پلاٹ	1000روپے فی کنکشن	
4کنال پلاٹ	1500روپے فی کنکشن	
6کنال پلاٹ	2200روپے فی کنکشن	

صفائی چارجز:

ممبرز	195روپے
نان ممبرز	295روپے
ناجائز کمرشل استعمال	2000روپے
کوارٹرز	75روپے
دکانیں	350روپے

سیوریج چارجز:

ممبرز	190روپے
نان ممبرز	325روپے
دکانیں	275روپے
کوارٹرز	75روپے

سکیورٹی چارجز:

ممبرز	500روپے
نان ممبرز	500روپے
کوارٹرز	25روپے
دکانیں	300روپے
ناجائز کمرشل استعمال	1000روپے

روڈ ریپئر سیس

ممبرز	95روپے
علاوہ ممبرز	50روپے

(ج) سوسائٹی اپنے رہائشیوں کو درج ذیل سہولتیں فراہم کرتی ہے:

1. سوسائٹی واپڈا سے بجلی خرید کر اپنے ممبران کو بجلی کی فراہمی اور مرمت کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ بجلی سے متعلق شکایات کا ازالہ فوری کیا جاتا ہے۔
2. سوسائٹی اپنے رہائشیوں کو پینے کا صاف پانی خود فراہم کرتی ہے۔ پانی سے متعلق شکایات کا ازالہ فوری طور پر کیا جاتا ہے۔
3. صحت و صفائی کے سلسلے میں تمام ٹاؤن سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی ہے اور اسے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی مخصوص جگہ پر ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔
4. سیوریج کی سہولیات دی جاتی ہیں۔
5. انٹی ڈینگی مہم کے سلسلے میں ISR / فوگ سپرے کیا جاتا ہے۔
6. سوسائٹی میں تقریباً 60 کلومیٹر سڑکیں ہیں جن کی تعمیر و مرمت سوسائٹی خود سرانجام دیتی ہے۔
7. ٹاؤن میں تمام رہائشیوں کے لئے 24 گھنٹے کی سکیورٹی کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔
8. سوسائٹی کا اپنا منرل واٹر پلانٹ ہے جو کہ انتہائی کم ریٹ پر ماڈل ٹاؤن کے رہائشیوں کو دستیاب ہے۔
9. ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔
10. ماڈل ٹاؤن کے رہائشیوں کو شادی بیاہ کے موقع پر اعلیٰ درجہ کے شادی گھر کی سہولت بھی میسر ہے۔
11. اس کے ساتھ ساتھ سوسائٹی نے شادی بیاہ کے لئے گراونڈز بھی مختص کر رکھی ہیں۔

12. سوسائٹی میں دو عدد بڑے پارک ہیں جن میں سنٹرل پارک کا رقبہ 1005 کنال اور لینئر پارک کا رقبہ 545 کنال پر مشتمل ہے جہاں سوسائٹی کے ممبران کے علاوہ ارد گرد و دیگر نواح سے لوگ بھی صبح و شام سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں۔
13. خواتین ممبرز اور ان کی فیملی خواتین کے لئے یوگا کلاسز کروائی جاتی ہیں۔
14. سوسائٹی نے 44 کنال 13 مرلے جگہ ہسپتال کے لئے دے رکھی ہے جہاں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔
15. سوسائٹی نے خواتین کی ذہنی و جسمانی نشوونما کے لئے لیڈیز کلب کو 51 کنال جگہ دے رکھی ہے جہاں ان ڈور گیمز کے علاوہ سلائی کڑھائی اور دستکاری کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔
16. سوسائٹی نے مختلف کلبوں کو GH,EF,CD,AB اور K بلاک میں کلبوں کو جگہ دے رکھی ہے جہاں صحت مندانہ سرگرمیوں یعنی فٹبال، کرکٹ، ہاکی، بیڈ منٹن، ٹینس وغیرہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے اس کا کل رقبہ 593 کنال 18 مرلے ہے۔
17. سوسائٹی نے صارفین کو سنٹرل کمرشل مارکیٹ، سٹور مارکیٹ اور بنک سکوائر مارکیٹ میں فری پارکنگ کی سہولت دے رکھی ہے۔
18. سوسائٹی ممبران اور گردونواح کے رہائشیوں کو ایک ہی چھت کے نیچے گھریلو اشیاء کی خریداری کے لئے میٹرو کیش اینڈ کیری سٹور کی سہولت میسر ہے۔
19. سوسائٹی نے اتوار بازار کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بلامعاوضہ زمین فراہم کر رکھی ہے۔

(د)

1. ماڈل ٹاؤن سوسائٹی واپڈا سے بجلی خرید کر اپنے رہائشیوں کو خود فراہم کرتی ہے۔
2. ماڈل ٹاؤن سوسائٹی اپنے رہائشیوں کو پینے کا صاف پانی خود فراہم کرتی ہے۔
3. سوئی گیس کی فراہمی سوئی گیس کا محکمہ خود کرتا ہے۔ سوسائٹی کا اس سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(ہ) تفصیل ماہانہ چارجز وصول کردہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کی تفصیل جز بالا (ب) میں فراہم کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے جز (ب) کے اندر الیکٹرسٹی چارجز کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں ممبر اور نان ممبر کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ ممبر اور نان ممبر سے کیا مراد ہے کیونکہ ماڈل ٹاؤن میں جو بھی رہتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا وہاں پر گھر ہے، اس کی ملکیت ہے تو تب ہی وہ وہاں پر رہتا ہے؟

جناب سپیکر: ممبر اور نان ممبر کے بارے میں پوچھ رہی ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! نان ممبر سے مراد یہ ہے کہ جن کا نام اس سوسائٹی میں بطور ممبر درج نہیں ہے۔ کسی نے ٹرانسفر نہیں کروایا یا کسی نے apply کیا ہوا ہے تو وہ نان ممبر ہے۔ جب تک کوئی آدمی سوسائٹی کا ممبر نہیں بنے گا اُس وقت تک وہ نان ممبر رہتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بڑی عجیب سی بات ہے۔ جب کوئی آدمی وہاں رہتا ہے تو کیا وہ اتنا بے وقوف ہے کہ وہ وہاں کی facilities اور ممبر شپ نہیں لے رہا اور نان ممبر کی حیثیت سے رہ رہا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ اُن سے کہیں جو وہاں پر نان ممبر ہیں۔ آپ اُن کو بے وقوف کہیں یا عقلمند کہیں لیکن میں تو نہیں کہہ سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بجلی کے بلوں کی جو detail دی گئی ہے اس حوالے سے میری معلومات کے مطابق جو ریٹ دیئے گئے ہیں اس کے اندر سوسائٹی رہائشیوں سے ٹیکس لے رہی ہے۔ انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ ایک تا سو یونٹ پر اتنا ٹیکس اور ایک تا تین سو یونٹ پر اتنا ٹیکس ہوگا۔ میں یہ جاننا چاہوں گی کہ already بجلی پر حکومت کی طرف سے taxes موجود ہوتے ہیں تو سوسائٹی الگ سے کیوں لیتی ہے؟ اس کے علاوہ میری معلومات کے مطابق جو بجلی عام لوگوں کو لاہور شہر کے اندر دستیاب ہے، ماڈل ٹاؤن کے اندر یہی extra taxes ڈال کر بھی وہاں کے لوگوں کو سستی مل رہی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ویسے تو ان کا یہ fresh question بنتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ fresh question نہیں بنتا۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس میں تعداد یونٹ ایک تا سو پر 10 روپے اضافی گورنمنٹ ٹیکس اور نان ممبر کے لئے 18 روپے ہے۔ ایک تا تین سو یونٹ پر 13 روپے ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے تفصیل پڑھ کر نہ سنائیں بلکہ صرف یہ بتادیں کہ یہ ٹیکس added کیوں ہے جبکہ واپڈا کی طرف سے جو بل آتا ہے اس میں گورنمنٹ اپنا ٹیکس وصول کر رہی

ہے؟اس سوسائٹی کی طرف سے جب بل جاتا ہے تو سوسائٹی یہ ٹیکس کیوں لیتی ہے، کیا کبھی انہوں نے یہ verify کیا ہے کہ سوسائٹیاں extra charges کیوں لیتی ہیں بلکہ extra charges لے کر بھی اپنی سوسائٹی کو گورنمنٹ کی نسبت فی یونٹ سستی بجلی دے رہی ہیں تو وہ کس طرح provide کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ ان کو تمام facilities دے رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم لوگ جو ماڈل ٹاؤن سے باہر رہتے ہیں، ہمارا کیا قصور ہے کہ حکومت ہماری گردن پر چُھری پھیر رہی ہے اور ماڈل ٹاؤن کے انتہائی امیر لوگوں کو سستی بجلی مل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جو سوسائٹی کے ممبرز ہیں اُن کو دیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ لوگ ہم سے بجلی بھی سستی لے رہے ہیں اور بجلی بھی ان کی اس طرح سے نہیں جاتی جیسے ہمیں ذبح کیا جا رہا ہے۔ ماڈل ٹاؤن کے لوگوں کو اس طرح کیوں facilitate کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: یقیناً وہ جنریٹر وغیرہ چلاتے ہوں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! لیسکو سے ہم bulk purchase کر لیتے ہیں پھر ہم اپنے حساب سے سوسائٹی کے اپنے ممبران کو مہیا کرتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! باقی لاہور کو بھی اسی طرح ہی خرید کر دے دیں، ہمارا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: جی، باقی سوسائٹی میں نہیں آتے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم بھی اپنے گھر بیچ کر ماڈل ٹاؤن میں خرید لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کا حصہ نہیں ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): میں سوالات ختم ہو گئے ہیں۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا ٹائم ختم ہو گیا ہے؟ ٹائم تو ابھی ہے۔ ایسے نہ کریں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ سے بقیہ سوالات کے جوابات نہیں پوچھے کیونکہ میں نے وقفہ سوالات ابھی ختم نہیں کیا اور ابھی 25 منٹ بقایا ہیں، ہم تحاریک التوائے کار لے لیتے ہیں لیکن یہ سوالات اس وقت تک pending رہیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان کا ٹائم غیر نشان زدہ سوالات والوں کو الاٹ کر دیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ سپیکر کا اختیار ہے لہٰذا آپ مہربانی کیا کریں اور بلاوجہ کام شروع نہ کیا کریں۔ باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) خریداری ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015, Bill No. 7 of 2016

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈیرہ غازی خان میں زکوٰۃ کمیٹی کا چیئر مین مقرر کرنا

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! زکوٰۃ و عشر کے وزیر صاحب یہاں پر موجود ہیں تو میں ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے توسط سے ایک سوال کرنا چاہوں گا کہ حکومت کو قائم ہوئے پونے تین سال ہونے کو ہیں لیکن ڈی جی خان میں اب تک زکوٰۃ کمیٹی کا چیئر مین مقرر نہیں کیا گیا تو کیا وہ چیئر مین مقرر کرنے کا جلد کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال آپ اپنے آپ سے بھی کر لیں تو میرا خیال ہے کہ جواب مل جائے گا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انشاء اللہ اسی ماہ میں یہ بن جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی، جاوید اختر صاحب! آپ کی اس بات سے تسلی ہو گئی ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب کانسٹیبلری کی طرف سے خلاف قانون بھرتی کا اشتہار

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر صاحب اقلیتی امور و انسانی حقوق اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں تو میں نے کل ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ فاروق آباد شیخوپورہ ڈسٹرکٹ سے متعلق 28۔جنوری 2016 کے "جنگ" اخبار میں ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس کی کاپی بھی منسٹر صاحب کو میں نے دے دی تھی۔ منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ مہربانی کر کے وہاں کے ڈی سی او کو حکم جاری کیا جائے کہ وہ اشتہار دوبارہ جاری کیا جائے کیونکہ اس اشتہار میں انہوں نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ حکومت کی طرف سے جو پانچ فیصد کوٹا اقلیتوں یعنی غیر مسلموں کے لئے مختص کیا گیا ہے اس کا اس اشتہار میں کوئی ذکر نہیں ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ لکھ کر سویپر اور سینٹری ورکرز کی اسامیاں غیر مسلم کے لئے مختص ہیں، بڑی زیادتی ہے۔ ایک ایسی کمیونٹی جو پہلے ہی اتنی زیادہ پسماندہ ہے ان کو اور زیادہ vulnerable کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ منسٹر صاحب سے request ہے کہ اس کی دوبارہ سے advertisement ہونی چاہئے اور اسے واضح الفاظ میں لکھا جائے تاکہ لوگوں کی حق تلفی نہ ہو سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے بالکل درست فرمایا۔ حکومت پنجاب نے 2014-02-19 کو نوٹیفکیشن جاری فرمایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آئین پاکستان کیا کہتا ہے، کیا سب کے حقوق برابر ہیں؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! It is pertinent to mention about Article 25 of the Constitution of Pakistan وزیر اعلیٰ نے چیف سیکرٹری کو یہ حکم دیا تھا جس کا انہوں نے باقاعدہ circular کیا کہ وہ rule ہم نے ختم کر دیا ہے جس سروس rule میں لکھا گیا تھا کہ menial jobs کے لئے Non Muslims apply کریں۔ اب جس نے بھی یہ کیا ہے یہ اس کا individual act ہے۔ پہلے بھی دو لوگوں کے خلاف penal کارروائی چیف سیکرٹری نے کی ہے۔ اب بھی انہوں نے مجھے بھیجا ہے تو میں آپ سے یہ promise کرتا ہوں کہ within a couple of days/2 or 3 days میں جنہوں نے بھی یہ اشتہار شائع کیا ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ International زبان یعنی انگریزی میں شائع ہوا ہے، ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ چونکہ وزیر اعلیٰ کے حکم پر اس rule کو ختم کر دیا گیا ہے تو خاکروب کے لئے Non-Muslims can apply sir حکومت اس میں کوئی sponsor نہیں کر رہی بلکہ حکومت نے اس کو ختم کر دیا ہے لیکن جس کا بھی یہ individual act ہے اس کی اپنی mentality ہے جس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا نوٹس لے لیا گیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر اور بھی ہے جو میں نے 4۔فروری کو raise کیا تھا جس پر منسٹر صاحب نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! کل کی بات کریں۔

سیالکوٹ دیاتی پورہ کی رہائشی کرسچن نابالغ ثناء شاہد کی زبردستی شادی

(---جاری)

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہاں تشریف فرما ہیں اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی رپورٹ دیں گے لیکن اس کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی۔ یہ 13 سالہ لڑکی ثناء شاہد کا case تھا جس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے۔ وہ اپنے بارے میں کوئی رائے نہیں رکھ سکتی، اس کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہوئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بچی کا case نہیں ہے بلکہ پاکستان میں رہنے والی ہزاروں بچیوں کا معاملہ ہے اس لئے اس پر سخت سے سخت کارروائی کرنی چاہئے اور اس کی رپورٹ بھی ہمیں چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ان کی یہ بات درست ہے کہ نادرا کے ریکارڈ اور سکول چھوڑنے کے ریکارڈ میں لکھا گیا ہے کہ بچی کی عمر 13 سال ہے۔ اس کے بعد نکاح ہوا تو نکاح خواں نے اس کی عمر 18 سال لکھ دی جس پر وہاں پرچہ درج ہوا جس کا نمبر 15/933 ہے۔ اس کے بعد ذوالفقار غوری صاحب ہمارے minority کے ایم پی اے اس علاقے سے ہیں جنہیں میں نے بھیجا ہے جو دو دفعہ بچی کے ماں باپ کو بھی ساتھ لے کر ڈی پی او سیالکوٹ رائے اعجاز کے پاس گئے اور بچی کو بھی ملوایا ہے چونکہ ابھی تک بچی ان کے زیر اثر ہے اور یہ forced conversion اور forced marriage کا case ہے۔ 13 سال کی بچی کی کسی بھی طریقے سے شادی نہیں ہو سکتی لیکن اس کے لئے صرف یہ نہیں کہ میری بہن کو دکھ ہے بلکہ ایوان میں بیٹھے ہوئے ہم سب لوگوں کو بھی دکھ ہے، it is not a sponsored by the Government ہے بلکہ یہ بھی individual act ہے۔ ڈی پی او سیالکوٹ سے کل بھی میں نے بات کی ہے اور پھر ہم سارے minorities members پرسوں لاء منسٹر صاحب سے ملے ہیں، انہوں نے بھی ڈی پی او سے بات کی ہے کہ اس مسئلے کو فوری حل کریں۔ چونکہ ایسے issues ہماری این پی او جیسے ملک ندیم کامران صاحب فرما رہے تھے Non-Profit Organizations یا این جی اوز، پھر Federal Court بھیجتی ہیں تاکہ پوری دنیا میں ملک کو بدنام کیا جا سکے لہٰذا ان واقعات کی روک تھام کے لئے پرسوں لاء منسٹر صاحب نے ڈی پی او سیالکوٹ سے کہا کہ اس مسئلے کو فوری حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! بچی کی genuine عمر نادرا ریکارڈ کے مطابق چونکہ 13 سال ہے اور court کہتی ہے کہ اگر نادرا کا ریکارڈ ہے تو پھر اس میں Ossification Test کی بھی ضرورت نہیں ہوتی لہٰذا میں

اپنی بہن سے گزارش کرتا ہوں کہ this is not only your pain ہم سب اس میں آپ کے ساتھ ہیں، پورا ایوان بلکہ پوری پنجاب حکومت آپ کے ساتھ ہے اور ہم نے باقاعدہ ڈیوٹی لگائی ہے تین دفعہ ذوالفقار غوری صاحب جو ہماری minorities کے ایم پی اے ہیں، وہاں پر بچی کو ماں باپ سے ملوایا ہے لیکن بچی ابھی تک چونکہ ان کے زیر اثر ہے اس لئے اس نے آنے سے انکار کیا ہے۔ does not mean کہ ہم بچی کو وہاں پر رہنے دیں گے۔ اس پر 365-B کا پرچہ بھی درج کروایا گیا ہے یعنی جو قانونی کارروائی ہو سکتی تھی وہ کی گئی ہے اور لاء منسٹر صاحب نے خود بھی ڈی پی او سیالکوٹ کو کہا ہے اس لئے ہم اس مسئلے کو فوری طور پر حل کریں گے۔ جس طرح سے میری بہن کہتی ہیں کہ راتوں رات کوئی الہ دین کا چراغ نہیں ہے کہ ہم کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بس ٹھیک ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم کریں گے اور یہ اکیلی ہماری بہن کا دکھ نہیں ہے بلکہ ہم سب کا دکھ ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1085/15 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔ جی، محترمہ!

سر گنگا رام ہسپتال میں وینٹی لیٹرز کی خرابی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ یکم دسمبر 2015 ٹی وی چینل "وقت" نیوز کی خبر کے مطابق "سر گنگا رام ہسپتال میں 10 وینٹی لیٹرز خراب، مریضوں کی زندگیاں داؤ پر لگ گئیں۔ سر گنگا رام ہسپتال میں اس وقت 10 وینٹی لیٹرز خراب پڑے ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کی زندگیاں داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔ گنگا رام ہسپتال میں اس وقت 17 وینٹی لیٹرز ہیں جن میں سے 7 چالو حالت میں ہیں۔ سر گنگا رام ہسپتال انتظامیہ ایک برس بعد بھی نئے وینٹی لیٹرز حاصل نہ کر سکی۔ ان 10 وینٹی لیٹرز خراب ہونے کی وجہ سے کافی جانی نقصان ہو چکے

ہیں۔ان وینٹی لیٹرز کے خراب ہونے کی وجہ سے کافی مریضوں کو انتہائی تشویشناک حالت میں دوسرے ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان مریضوں کے ساتھ ساتھ ان کے لواحقین کو بھی شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر ملازمین کو ان وینٹی لیٹرز کے خراب ہونے کا بہانہ بنا کر ہسپتال میں داخل نہیں کیا جاتا"۔

جناب سپیکر! دوسری طرف حکومت ہر سال ہسپتالوں میں خراب مشینوں کو ٹھیک کروانے کے لئے کروڑوں روپے فراہم کر رہی ہے جس کی وجہ سے صوبہ کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔اس ضمن میں عرض ہے کہ سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں اس وقت 23 وینٹی لیٹرز ہیں جن میں سے 16 وینٹی لیٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ باقی 7 میں سے چار مستقل طور پر condemned کر دیئے گئے ہیں اور تین قابل مرمت ہیں۔یہ درست نہ ہے کہ وینٹی لیٹرز کافی عرصہ سے خراب ہیں۔یہ وینٹی لیٹرز چند ماہ سے خراب ہیں اور ان کی مرمت کے لئے انتظامیہ پوری کوشش کر رہی ہے۔کچھ وینٹی لیٹرز کی مرمت کے لئے متعلقہ کمپنی کو مرمت کے آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں۔ان وینٹی لیٹرز کے parts بیرون ملک سے منگوائے جا چکے ہیں اور جلد ہی یہ اپنی اصلی حالت میں پھر قابل استعمال ہو جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر مراد راس ایوان میں داخل ہوئے)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر مراد راس صاحب! آپ اپنا سوال کرنا چاہتے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب! Question Hour میں آپ کا سوال میں نے pending کیا تھا اگر آپ سوال کرنا چاہتے ہیں تو اپنے سوال کا نمبر بتائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں سوال دیکھ لوں۔

جناب سپیکر: آپ کو میں کاپی بھیج دوں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7133 ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے ابھی جواب پڑھا نہیں کیونکہ میں ابھی آیا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آپ کا ایک اور سوال ہے اس کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سال 14-2013 زکوٰۃ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیل

*7134: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سال 14-2013 کے دوران زکوٰۃ و عشر کی کتنی رقم غرباء میں کس کس مد میں تقسیم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی اور کس کس مد میں درخواستیں برائے امداد محکمہ کو موصول ہوئیں؟

(ج) ان میں سے کتنی درخواستیں مسترد کی گئی اور کتنی پر رقم جاری کی گئی؟

(د) جن درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا ان کی وجوہات کیا تھیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور نے سال 14-2013 کے دوران مستحقین زکوٰۃ/غرباء میں مختلف مدات میں مبلغ 18 کروڑ 96 لاکھ 44 ہزار 406 روپے تقسیم کئے جس کی مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سال 14-2013 کے دوران ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کو زکوٰۃ کے حصول کے لئے 16193 درخواستیں مختلف مدات میں موصول ہوئیں مد وار تفصیل درج ذیل ہے:

مدات	موصولہ درخواستوں کی تعداد
تعلیمی وظائف(جنرل)	9132
تعلیمی وظائف(دینی مدارس)	3952
تعلیمی وظائف(فنی)	2736
شادی گرانٹ	373
میزان	16193

(ج) تعلیمی وظائف(جنرل)، تعلیمی وظائف (دینی مدارس)اور تعلیمی وظائف (فنی)کی موصولہ تمام درخواستوں پر رقم جاری کر دی گئی تھی۔علاوہ ازیں شادی گرانٹ کے حصول کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کو 373 درخواستیں موصول ہوئیں تھیں جن میں سے340 درخواستوں پر رقم جاری کی گئی جبکہ33 درخواستیں مکمل نہ ہونے کی بناء پر مسترد کر دی گئیں۔

(د) جن درخواستوں کو مسترد کیا گیاان کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1. شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لف نہ تھی۔
2. رجسٹر ایل زیڈ-19 کی فوٹو کاپی لف نہ تھی۔
3. نکاح نامہ کی بجائے اشٹام پیپر لف تھا۔
4. مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی کارروائی اجلاس نامکمل تھی۔
5. نکاح نامہ کمپیوٹرائزڈ نہ تھا۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میں ان جوابوں سے بہت زیادہsatisfiedہوں،میں ان جوابوں کے ساتھ extra satisfiedہوں۔

جناب سپیکر:آپ کی مہربانی۔میاں طارق صاحب کاایک سوال ہے،ہو گیا ہے؟میرے خیال میں ان کا ایک اور سوال تھا۔میں اُن تمام صاحبان کے نام پکاروں گا جن کے نمبر نہیں آئے ہیں اگر آگئے تو well and goodنہیں تو اس سوال کوdispose ofکریں گے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!یہاں پر مسئلہ ہے کہ کچھ دال میں کالا ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ دال ہی کالی ہے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

(اس کے بعد کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: کالا رنگ بھی اچھا ہوتا ہے وہ نظر نہیں لگنے دیتا۔ جی، تحریک التوائے کار چل رہی تھی محترمہ فائزہ احمد ملک کی تحریک التوائے کار تھی۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1091 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1093 میاں طارق محمود آپ کی ہے۔ آپ نے ابھی پڑھنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: کون سی والی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 15/1093 پہلے پڑھی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگلی تحریک التوائے نمبر 15/1094 بھی پڑھی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پڑھی جانی ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1094 جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1095 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری کی ہے--- موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1097 محترمہ خدیجہ عمر، جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1098 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1099

سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1101/15 جناب احمد شاہ کھگہ، سردار وقاص حسن موکل، محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1107/15 جناب احمد شاہ کھگہ، سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1108/15 جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1110/15 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1112/15 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1113/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل، جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1114/15 سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1115/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1117/15 میاں محمود الرشید کی ہے اب بتائیں کیا کریں؟ وہ تحریک صرف اُن کی ہی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: انہیں ایسے نہیں ہوگا جس طرح سب کے ساتھ ہوا ایسے ہی ہوگا اصول بھی کوئی چیز ہے مہربانی فرمائیں۔ جی، موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1119/15 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کل لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا اورنج لائن ٹرین پر بحث آج سمیٹی جائے گی اور جو معزز ممبر رہ گئے ہیں وہ اُس پر بات کریں گے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: آج اورنج لائن ٹرین پر بحث ہو گی۔ جی، تحریک استحقاق قاضی احمد سعید کی ہے اس کو Question Hour کے وقت ختم ہو جانے کے بعد لیں گے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر! آپ کا سوال pending کیا گیا تھا۔ آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: کوآپریٹو بنکوں سے جاری قرض کی تفصیل

*6945: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں قائم کوآپریٹو بنک کی برانچوں نے 14-2013 کے دوران کن کن لوگوں کو کتنا کتنا قرضہ فراہم کیا برانچ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان برانچوں نے مذکورہ عرصہ کے دوران کن کن لوگوں سے قرضہ کی کتنی کتنی ریکوری کی؟

(ج) ہر برانچ نے 14-2013 کے دوران قرضہ کی واپسی کے لئے کن ملازمین کو کتنا ٹارگٹ achieve کرنے کے احکامات جاری کئے، کیا اس ٹارگٹ کو achieve کیا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(د) ٹارگٹ پورا نہ کرنے پر زونل آفس نے متعلقہ برانچوں کے خلاف کیا کارروائی کی ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع گجرات میں قائم دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی برانچوں سے سال 14-2013 کے دوران کاشتکاران کی زرعی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فراہم کئے جانے والے قرضہ جات کی برانچ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ برانچ وار سمری اجراء قرضہ درج ذیل ہے:

قسم قرضہ جات	رقم قرضہ گجرات برانچ	رقم قرضہ لالہ موسیٰ برانچ	رقم قرضہ کھاریاں برانچ	ٹوٹل
فصلی قرضہ جات ربیع 2013-14	1,21,47,044	62,11,500	89,08,000	2,72,66,544
فصلی قرضہ جات خریف 2014	1,12,53,000	62,11,500	0	1,74,64,500
قرضہ بعوض طلائی زیورات	4,73,79,568	7,17,19,649	3,16,58,800	15,07,58,017
قرضہ برائے خرید، بھیڑ و بکری انفرادی	7,50,000	42,50,000	2,00,000	37,53,738
قرضہ خرید گائے و بھینس انفرادی	15,53,738	20,00,000	2,00,000	37,53,738
گردشی لائف سٹاک قرضہ جات	0	5,00,000	0	2,00,000
گردشی فصلی قرضہ جات	0	5,00,000	0	5,00,000
قرضہ برائے خرید ٹریکٹر و زرعی آلات	0	7,15,616	0	7,15,615
ٹوٹل	7,30,83,350	9,18,08,265	4,09,66,800	20,58,58,415

(ب) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی ان برانچوں سے سال 2013-14 کے دوران مقروضان سے ہونے والی ریکوری کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

برانچ وار سمری وصولی قرضہ درج ذیل ہے:

قسم قرضہ جات	رقم قرضہ گجرات برانچ	رقم قرضہ لالہ موسیٰ برانچ	رقم قرضہ کھاریاں برانچ	ٹوٹل
فصلی قرضہ جات ربیع 2013-14	2,51,47,544	60,05,750	86,14,000	3,97,67,294
فصلی قرضہ جات خریف 2014	0	60,05,750	0	60,05,750
قرضہ بعوض طلائی زیورات	4,67,08,908	4,43,62,588	1,05,14,393	6,15,85,889
قرضہ برائے خرید، بھیڑ و بکری انفرادی	14,53,738	28,56,000	2,31,470	45,41,208
قرضہ خرید گائے و بھینس انفرادی	0	0	0	0
گردشی لائف سٹاک قرضہ جات	0	2,00,000	0	2,00,000
گردشی فصلی قرضہ جات	0	5,80,000	0	5,80,000
قرضہ برائے خرید ٹریکٹر و زرعی آلات	0	0	0	0
ٹوٹل	7,33,10,190	6,00,10,088	1,93,59,863	11,26,80,141

(ج) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی ان برانچوں سے سال14-2013 کے دوران قرضہ کی وصولی کے لئے ملازمین کو دیئے جانے والے اہداف اور ان کے حصول کی تفصیل اس طرح ہے:

نام برانچ	نام وعہدہ	رقم ٹارگٹ	حاصل کردہ ٹارگٹ	اوسط ٹارگٹ وصولی
گجرات	نصیر احمد، مینجر	4,54,000	4,54,000	100فیصد
لالہ موسیٰ	محمد ثاقب مینجر، ان کی برانچ میں کوئی مقروض ڈیفالٹر نہ تھا لہٰذا ٹارگٹ نہ دیا گیا۔			
کھاریاں	وسیم انجم ملک، مینجر	4,42,000	4,42,000	100فیصد

(د) چونکہ ضلع گجرات کی دو برانچوں گجرات اور کھاریاں نے دیا جانے والا ٹارگٹ وصولی قرضہ سو فیصد پورا کر لیا لہٰذا زونل آفس کی طرف سے دونوں برانچوں کے سٹاف کے خلاف کوئی کارروائی عمل نہ لائی گئی نیز لالہ موسیٰ برانچ میں سال14-2013کے دوران کوئی کیس ڈیفالٹ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب کو ابھی تک تفصیل سے پڑھ نہیں سکی۔ میری درخواست ہے کہ جس طرح پہلے ایک practice ہوتی تھی کہ ایجنڈا ایک دن پہلے دے دیا جاتا تھا، اس کی وجہ سے معزز ممبران کو بہت آسانی ہوتی تھی اور وہ اپنے سوالات کے جوابات پڑھ کر ضمنی سوال تیار کر لیتے تھے۔ میری درخواست یہ ہے کہ اسی practice کو دوبارہ سے شروع کر دیا جائے۔ اس طرح سب معزز ممبران کے لئے بہت آسانی ہو جائے گی اور جس مقصد کے لئے سوال دیئے جاتے ہیں وہ بھی پورا ہو گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! رولز ہمیں اس کی ابھی اجازت نہیں دیتے۔ جتنے معزز ممبران کے آج سوالات تھے میں نے ان کے نام ایک دفعہ بول دیئے تھے اور جو معزز ممبران موجود نہیں تھے میں نے ان کے سوالات کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا تھا۔ اب جو معزز ممبران ابھی تک تشریف نہیں لائے ان تمام کے سوالات کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد ڈویژن میں پراونشل کوآپریٹو بنک سے متعلقہ تفصیل

*6291: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں پراونشل کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچز کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان برانچز سے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم قرض دی گئی ہے، قرض کس کس مقصد کے لئے کتنی شرح سود پر دیا گیا؟

(ج) اس ڈویژن میں کوآپریٹو بنکوں کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے، تفصیل بنک وار بتائیں؟

(د) ان ڈیفالٹرز سے یہ رقم وصول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں پراونشل کوآپرٹیو بنک کی کل 17 برانچز درج ذیل مقامات پر چل رہی ہیں:

نمبر شمار	نام برانچ	پتا
1	فیصل آباد	قیصری گیٹ، ریل بازار، فیصل آباد
2	چک جھمرہ	غلہ منڈی، چک جھمرہ
3	ڈجکوٹ	سمندری روڈ، ڈجکوٹ
4	جڑانوالہ	واٹر ورکس روڈ، جڑانوالہ
5	سمندری	غلہ منڈی، سمندری
6	تاندلیانوالہ	غلہ منڈی، تاندلیانوالہ
7	ماموں کانجن	بنک بازار، ماموں کانجن
8	ٹوبہ ٹیک سنگھ	ایوب سٹریٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
9	گوجرہ	قائداعظم روڈ، نزد گورنمنٹ گرلز سکول، گوجرہ
10	کمالیہ	یونس مارکیٹ، نواز چوک، کمالیہ
11	پیر محل	غلہ منڈی، پیر محل
12	جھنگ	چوک فوارہ، شہید روڈ، سعید مارکیٹ، جھنگ
13	چنیوٹ	نزد گورنمنٹ کالج برائے خواتین، چنیوٹ

14	لالیاں	بس سٹاپ سرگودھا روڈ، نزد نیشنل بنک لالیاں
15	بھوانہ	جھنگ چنیوٹ روڈ، سولنگ سٹاپ، بھوانہ
16	شورکوٹ	مین بازار، شورکوٹ
17	موڑ گڑھ مہاراجہ	مظفر گڑھ روڈ، چوک موڑ گڑھ مہاراجہ۔(نوازش نگر)

(ب) فیصل آباد ڈویژن کی ان برانچز سے سال 14-2013 میں مبلغ ایک ارب 23 کروڑ 48 لاکھ 48 ہزار 411 روپے اور 15-2014 کے دوران مبلغ 83 کروڑ 42 لاکھ 98 ہزار 143 روپے کے قرضے 13 تا 18 فیصد شرح سود پر مختلف مدات میں دیئے گئے جس کی برانچ اور ہیڈ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1- ریوالونگ کریڈٹ کراپ سوسائٹی	2- ریوالونگ لائیوسٹاک سوسائٹی
3- قرضہ برائے کمپیوٹر	4- سونے کے زیورات کے عوض قرضہ
5- سیلری فنانس (کنزیومر)	6- قرضہ برائے خرید ٹریکٹر وزرعی آلات
7- پراجیکٹ لائیوسٹاک (انفرادی)	8- قرضہ برائے خرید بھیڑ بکری فارمنگ (انفرادی)
9- لائیوسٹاک بھیڑ و بکری (انفرادی)	10- فصلی قرضہ (انفرادی)
11- ایگری رننگ فنانس (انفرادی)	12- رننگ فنانس سمال بزنس مین
13- ہاؤس بلڈنگ فنانس	14- قرضہ برائے خرید موٹر سائیکل وکار
15- پراویڈنٹ فنڈ فنانس	16- قرضہ برائے خرید گندم
17- سیلری فنانس	18- فصلی قرضہ

(ج) فیصل آباد ڈویژن میں کوآپریٹو بنکوں کے ڈیفالٹر کی تعداد 1271 ہے، جن کی برانچ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ڈیفالٹرز سے رقم وصول کرنے کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل اس طرح ہے:

1. ڈیفالٹرز کے خلاف قانونی چارہ جوئی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت عمل میں لائی جا رہی ہے اور کیسز کی پیروی مؤثر طور پر کی جا رہی ہے۔
2. زرعی قرضہ بعوض طلائی زیورات کے ڈیفالٹرز کے زیورات کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے قرضہ جات کی وصولی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔
3. ایسے ڈیفالٹرز جن کے خلاف دائر کردہ مقدمات زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت فیصلہ شدہ ہیں ان کے خلاف بذریعہ محکمہ امداد باہمی عدالتی کارروائی کرتے ہوئے وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کی رہن شدہ جائیداد کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے قرضوں کی وصولی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

زونل آفس کوآپریٹو بنک ساہیوال کے تحت کام کرنے والی برانچ سے متعلقہ تفصیلات

*6900: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زونل آفس کوآپریٹو بنک ساہیوال کے تحت کام کرنے والی بیشتر بنک برانچز کے مینجرز کرپشن و دیگر بے قاعدگیوں کی بنیاد پر terminate کئے گئے، اب اہم ریکارڈ ملازمین کو فراہم کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیڈ آفس کوآپریٹو بنک کی انتظامیہ کی طرف سے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ کوئی بھی ریٹائرڈ ملازم جس کو بے قاعدگیوں / کرپشن کی وجہ سے ریٹائرڈ کیا گیا ان کو بنکوں میں داخلے کی اجازت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زونل آفس کی انتظامیہ کو مذکورہ بالا مسئلہ کا علم ہے اگر ہاں تو ہیڈ آفس کی مذکورہ ہدایات پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا جا رہا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) زونل آفس دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ساہیوال کے تحت کام کرنے والی دو برانچوں حویلی لکھا اور منڈی احمد آباد سے جو افسران برطرف کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- مظہر اقبال حویلی لکھا

2- عبدالغفور منڈی احمد آباد

مزید برآں بنک کا اہم و دیگر ریکارڈ ان ملازمین کو یا کسی بھی شخص کو فراہم نہیں کیا جا رہا۔

(ب) یہ درست ہے کہ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ہیڈ آفس کی انتظامیہ کی طرف سے بنک کو کسی بھی نقصان سے بچانے کے لئے چٹھی نمبر HR/845-46 مورخہ 12-03-02 کے تحت ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ ایسے ملازم جن کو بے قاعدگی / کرپشن کی وجہ سے جبری ریٹائرڈ یا نوکری سے برخاست کیا گیا ہو ان کو ہیڈ آفس / زونل یا برانچوں میں بیٹھنے یا کام کرنے کی اجازت نہ ہے تاہم جبری ریٹائرڈ ملازمین صرف پنشن کی وصولی کے لئے متعلقہ برانچ میں آ سکتے ہیں۔

(ج) ساہیوال زونل آفس کی انتظامیہ کو ہیڈ آفس کی مندرجہ بالا ہدایات کا علم ہے اور اس پر پوری طرح سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ مزید برآں بنک کا اہم و دیگر ریکارڈ ان ملازمین کو یا کسی بھی شخص کو فراہم نہیں کیا جا رہا۔

لاہور: پی پی۔152 زکوٰۃ کمیٹیوں اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7133: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور پی پی۔152 میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان زکوٰۃ کمیٹیوں کو پچھلے دو سالوں کے دوران کس کس مد میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) یہ فنڈز کن کن مدات میں استعمال ہوئے اور کتنے لوگوں نے استفادہ کیا؟

(د) کیا حکومت ہر مد میں وقت و حالات کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فی ممبر دی جانے والی امداد میں اضافہ کرنے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) لاہور پی پی۔152 میں کل 68 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) ان کمیٹیوں کو گزشتہ دو سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران گزارہ الاؤنس، گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد، عید گرانٹ اور شادی گرانٹ کی مدات میں مبلغ 95 لاکھ 23 ہزار 990 روپے کی رقم فراہم کی گئی جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مدات	جاری کردہ رقم
گزارہ الاؤنس	70 لاکھ 14 ہزار 440 روپے
گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد	1 لاکھ 98 ہزار روپے
عید گرانٹ	21 لاکھ 11 ہزار 550 روپے
شادی گرانٹ	2 لاکھ روپے

نوٹ: یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ سال 14۔2013 کے دوران گزارہ الاؤنس، نابینا الاؤنس، عید گرانٹ اور شادی گرانٹ کی رقم مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے تقسیم کی گئی تھی جبکہ سال 15۔2014 میں گزارہ الاؤنس، گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد اور عید گرانٹ کا اجراء بذریعہ ٹیلی نار (ایزی پیسہ) کیا گیا۔

(ج) یہ فنڈز گزارہ الاؤنس، گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد، عید گرانٹ اور شادی گرانٹ کی مدات میں استعمال ہوئے اور اس سے استفادہ کنندگان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مدات	تعداد استفادہ کنندگان
گزارہ الاؤنس	1005
گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد	23
عید گرانٹ	938
شادی گرانٹ	10

(د) حکومت نے وقت اور حالات کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے 15-2014 میں گزارہ الاؤنس کی شرح میں 100 فیصد اضافہ کرتے ہوئے اسے 500 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 1000 روپے ماہانہ فی مستحق کر دیا ہے۔ اسی طرح شادی گرانٹ کی شرح میں بھی 100 فیصد اضافہ کر کے اسے 10 ہزار روپے سے بڑھا کر 20 ہزار روپے فی مستحق کر دیا ہے۔ حکومت آئندہ بھی زائد زکوٰۃ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مختلف مدات میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے۔

گجرات: کوآپریٹو بنک میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*6946: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گجرات میں ہر کوآپریٹو بنک برانچ میں پچھلے دو سالوں کے دوران کن کن اسامیوں پر بھرتی کی گئی، اسامی وار تفصیل بتائیں؟

(ب) یہ تمام بھرتی کس اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع گجرات میں کوآپریٹو بنک کی برانچوں میں پچھلے دو سالوں کے دوران کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(ب) جواب بمطابق جز (الف)۔

(ج) جواب بمطابق جز (الف)۔

شیخوپورہ: کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*7114: جناب فیضان خالد ورک: کیاوزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ کی حدود میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کے نام، رقبہ اور پلاٹوں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز رجسٹرڈ ہیں اور کتنی ابھی غیر رجسٹرڈ ہیں، تفصیلات فراہم کریں۔

(ج) رجسٹرڈ ہاؤسنگ سوسائٹیز میں کتنے پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں، کتنے بقایا ہیں؟

(د) کس کس کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں محکمہ نے پلاٹوں کی الاٹمنٹ میں فراڈ پکڑا ہے اور ان بوگس پلاٹوں کی الاٹمنٹ پر کیا کیا ایکشن لیا گیا ہے، جو اس بے ضابطگی میں ملوث پایا گیا اس کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع شیخوپورہ کی حدود میں تین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

1. واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ شیخوپورہ (فعال)
2. گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ شیخوپورہ (غیر فعال)
3. نور الامین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز لمیٹڈ شیخوپورہ (غیر فعال)

مندرجہ بالا کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز میں سے صرف واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ شیخوپورہ فعال ہے۔ باقی دو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز غیر فعال ہیں ان کے نام کوئی رقبہ نہ ہے۔

دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ شیخوپورہ کے رقبے اور پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)	کل رقبہ	3700 کنال
(2)	رہائشی پلاٹس	3946
(3)	کمرشل پلاٹس	131
	کل پلاٹس:	4077

رہائشی پلاٹس:

5مرلہ	453
10مرلہ	2624
01کنال	746
02کنال	123
ٹوٹل پلاٹس:	3946
کمرشل پلاٹس:	
5مرلہ	111
10مرلہ	20
ٹوٹل پلاٹس	131

(ب) تین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی برائے رجسٹریشن زیر کارروائی نہ ہے۔

(ج) تین رجسٹرڈ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز میں سے صرف دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ شیخوپورہ میں زمین اور پلاٹس ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

رہائشی پلاٹس جو الاٹ ہوئے:	3760
کمرشل پلاٹس جو الاٹ ہوئے:	76
کل پلاٹس	3836
تعداد رہائشی پلاٹس جو الاٹ نہ ہوئے۔	186
کمرشل:	55
کل	241
کل پلاٹس (رہائشی، کمرشل):	4077

(د) ایسی کوئی مثال نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ: دینی مدارس کے لئے مختص شدہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

539: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2009 سے اب تک کتنے دینی مدارس کے لئے رقم مختص کی گئی، سال وار رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دینی مدارس کے لئے مختص شدہ رقم سال 2009 سے اب تک مکمل تقسیم ہو گئی ہے، مدرسہ وار رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس کس تعلیمی ادارے کو فراہم کی گئی، نام اور رقم کے ساتھ تفصیلات ایوان کو فراہم کی جائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو مختلف مدات میں آبادی کی بنیاد پر فنڈز کا اجراء کرتی ہے اور ضلع زکوٰۃ کمیٹی مختلف مدارس کی طرف سے موصولہ درخواستوں کی بناء پر فنڈز کا اجراء کرتی ہے۔ سال 10-2009 سے سال 15-2014 تک صرف ایک دینی مدرسے جامعہ صدیقیہ درس القرآن سندھیلیانوالی کی طرف سے ہی ضلع زکوٰۃ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو زکوٰۃ فنڈز کے اجراء کے لئے درخواست موصول ہوتی رہی ہے اور اس کو ہی قواعد کے تحت فنڈز کا اجراء کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ نہ تو کسی دینی مدرسہ نے فنڈز کے حصول کے لئے درخواست دی اور نہ ہی فنڈز کا اجراء کیا گیا۔

صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو دینی مدارس کی مد میں سال 10-2009 سے سال 15-2014 تک فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو سال 2009 سے اب تک دینی مدارس کے لئے مختص کردہ رقم مکمل طور پر استعمال نہیں ہو سکی چونکہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو صرف مدرسہ جامعہ صدیقیہ درس القرآن سندھیلیانوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی جانب سے زکوٰۃ فنڈ کے حصول کے لئے درخواست موصول ہوتی رہی ہے بقیہ غیر مستعمل رقم ہر سال صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس کی جاتی رہی ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران بالترتیب 32 لاکھ 96 ہزار 190 روپے اور مبلغ 14 لاکھ 91 ہزار 888 روپے کی رقم تعلیمی ادارہ جات کے

مستحق طلباء وطالبات میں تقسیم کی گئی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات میں کوآپریٹو بنک کے ڈیفالٹر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

612: میاں طارق محمود: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کوآپریٹو بنک کی تعداد اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان بنک کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان بنک کے 5لاکھ سے زائد کے ڈیفالٹرز کے نام، پتاجات اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان بنکوں سے 5لاکھ سے زائد کے قرضہ جات منظور کرنے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) ان بنکوں کے ڈیفالٹرز سے حکومت رقم وصول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع گجرات میں کوآپریٹو بنک کی برانچوں کی تعداد تین ہے اور یہ درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:

1۔ گجرات رامتلائی روڈ، گجرات

2۔ لالہ موسیٰ ریلوے روڈ، لالہ موسیٰ

3۔ کھاریاں نیک عالم مارکیٹ، کھاریاں

(ب) مورخہ 31.03.2015 کے مطابق ان بنک کے ڈیفالٹرز کی تعداد 19 ہے جن کے ذمہ مارک اپ اور اصل زر کی تفصیل درج ذیل ہے:

گجرات برانچ

نمبر شمار	نام ڈیفالٹر	رقم قرضہ اصل زر	مارک اپ
1	شاہد محمود	60,000	9,769
2	ناظم اشرف	120,000	18,880
3	رقیہ بی بی	114,000	17,434
	میزان	294,000	46,083

لالہ موسیٰ برانچ

نمبر شمار	نام ڈیفالٹر	رقم قرضہ اصل زر	مارک اپ
1	اختر حسین ولد سردارا	200,000	32,977
2	شائستہ ذوالفقار	135,500	8,215
3	سید حنیف شاہ ولد حسین شاہ	93,000	6,590
4	رخسانہ ندیم زوجہ ندیم شہزاد	78,600	17,808
5	قاضی محمد الیاس ولد قاضی محمد خان	155,800	7,896
6	میزان:	662,900	73,486

کھاریاں برانچ

نمبر شمار	نام ڈیفالٹر	رقم قرضہ اصل زر	مارک اپ
1-	غلام صفدر	54,000	12,635
2-	عذرہ پروین	85,000	7,829
3-	عصمت بی بی	100,000	26,600
4-	محمد احسان	52,000	10,076
5-	محمد خالق	44,000	7,785
6-	عرفان ارشد	34,000	6,375
7-	طالب حسین	30,000	5,282
8-	نرگس سلطانہ	150,000	13,359
9-	محمد شفاعت	380,000	63,404
10-	شمشاد بی بی	75,000	18,315
11-	محمد عارف	100,000	16,815
	میزان:	1104,000	188,475

(ج) ان برانچوں میں 5لاکھ سے زائد قرضہ کا کوئی ڈفالٹر نہ ہے۔

(د) بنک کی ان برانچوں سے 5لاکھ سے زائد کے قرضہ جات برائے خرید ٹریکٹر و دیگر زرعی آلات منظور کرنے والی اتھارٹی کے نام عہدہ و گریڈ درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ و گریڈ	جگہ تعیناتی
1-	نصیر احمد	منیجر، گریڈ I	گجرات برانچ
2-	محمد ثاقب	منیجر، گریڈ I	لالہ موسیٰ برانچ
3-	وسیم انجم	منیجر، گریڈ I	کھاریاں برانچ

مندرجہ بالا افسران تمام زرعی قرضہ جات علاوہ قرضہ بعوض طلائی زیورات بعد از منظوری زونل ہیڈ/ سینئر وائس پریزیڈنٹ گوجرانوالہ محمد عقیل شاہد جاری کرتے ہیں۔

(ہ) ڈیفالٹرز سے رقم وصول کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. ڈیفالٹرز کے خلاف قانونی چارہ جوئی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت عمل میں لائی جا رہی ہے اور کیسز کی پیروی مؤثر طور پر کی جا رہی ہے۔
2. زرعی قرضہ بعوض طلائی زیورات کے ڈیفالٹرز کے زیورات کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے قرضہ جات کی وصولی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔
3. ایسے ڈیفالٹرز جن کے خلاف دائر کردہ مقدمات زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت فیصلہ شدہ ہیں ان کے خلاف بذریعہ محکمہ امداد باہمی عدالتی کارروائی کرتے ہوئے وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کی رہن شدہ جائیداد کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے قرضوں کی وصولی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

صوبائی زکوٰۃ کونسل کو دی جانے والی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

658: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم کہاں کہاں سے ملی؟

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل نے کتنی رقم ان سالوں کے دوران صوبہ کے اضلاع کی زکوٰۃ کمیٹیوں کو دی، کتنی رقم ہسپتالوں کو دی؟

(ج) صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے کتنے افراد کو تین لاکھ اور اس سے زائد کی گرانٹ دی گئی، تفصیل فراہم کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران موصولہ رقوم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل موصولہ فنڈز	سال 14-2013	سال 15-2014
1	ازاں مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ مع Reserves کی رقم جو بجٹ میں شامل کی گئی۔	2-ارب 42 کروڑ 22 لاکھ 2 ہزار 465 روپے	2-ارب 96 کروڑ 90 لاکھ 67 ہزار روپے
2	ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں و دیگر ادارہ جات کی طرف سے غیر مستعمل رقم	46 کروڑ 25 لاکھ 15 ہزار روپے	36 کروڑ 28 لاکھ 57 ہزار روپے
3	رضاکارانہ زکوٰۃ کی رقم	0	ایک لاکھ 2 ہزار روپے
	میزان	2-ارب 88 کروڑ 47 لاکھ 17 ہزار 465 روپے	3-ارب 33 کروڑ 20 لاکھ 26 ہزار روپے

(ب) صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ سے مذکورہ سالوں میں ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں اور صوبائی سطح کے ہسپتالوں کو جاری کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل جاری کردہ فنڈز	سال 14-2013	سال 15-2014
1۔	ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو جاری کردہ رقم	2۔ارب 63 کروڑ 33 لاکھ 47 ہزار 465 روپے	3۔ارب 5 کروڑ 38 لاکھ 39 ہزار 561 روپے
2۔	ہسپتالوں کو جاری کردہ رقم	24 کروڑ 60 لاکھ 50 ہزار روپے	24 کروڑ 88 لاکھ روپے

(ج) تقسیم زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط کے مطابق محکمہ زکوٰۃ و عشر میں ایسی کوئی مد نہ ہے جس کے تحت کسی شخص کو تین لاکھ یا اس سے زائد رقم کا اجراء کیا جا سکے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ امداد باہمی کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیل

713: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر میں کل کتنی اسامیاں / سٹاف ہے اس کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) محکمہ امداد باہمی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سال 15-2014 کا سالانہ بجٹ کتنا ہے، مد وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) محکمہ امداد باہمی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا عملہ کون سے امور اور ذمہ داریاں سرانجام دیتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں عرصہ دراز سے نئی انجمن ہائے امداد باہمی کی رجسٹریشن بند ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ انجمن امداد باہمی کو قرضہ جات صرف پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک فراہم کرتا ہے اور محکمہ کے دیگر ملازمین کا اس میں کوئی کردار نہ ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

نمبر شمار	نام دفاتر	تعداد / کل اسامیاں
1۔	ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز	1
2۔	اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	3
3۔	اسسٹنٹ	1
4۔	انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز	6
5۔	سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز	32
6۔	سینئر کلرک	1
7۔	جونیئر کلرک	12

8-	ڈرائیور	1
9-	نائب قاصد	9
10-	چوکیدار	1

(ب) محکمہ امدادِ باہمی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سال 15-2014 کا سالانہ بجٹ 20,470,000 روپے ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ امداد باہمی کا عملہ انجمن ہائے کے آڈٹ وانسپکشن اور رجسٹریشن کرتا ہے۔ انجمن ہائے کو قرضہ فیلڈ سٹاف کی سفارش سے جاری کیا جاتا ہے نیز اس کے علاوہ حکومتِ پنجاب اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی امور تفویض کئے جاتے ہیں اس کی تعمیل و تکمیل کرنا بھی محکمہ کی ذمہ داری ہے ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز اور اسسٹنٹ رجسٹرارز صاحبان کو سول کورٹ اور کلکٹر کے اختیارات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت دیئے گئے ہیں۔ ان اختیارات کے ذریعے ڈیفالٹر سے قرضے کی وصولی کی جاتی ہے۔ دیگر کرنٹ کراپ کی 100 فیصد وصولی کو یقینی بنانا بھی محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ مزید برآں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے ممبران سے سٹیمپ ڈیوٹی اور CVT کی ادائیگی کو بھی مؤثر کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب میں نئی انجمن ہائے کی رجسٹریشن پر پابندی 10.04.1997 سے لگی ہوئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے کہ انجمن امداد باہمی کو قرضہ جات صرف پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک فراہم کرتا ہے البتہ انجمن ہائے کو قرضہ فیلڈ سٹاف کی سفارش سے جاری کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں زکوٰۃ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

741: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں زکوٰۃ و عشر کی کتنی کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنی کے چیئرمین کام کر رہے ہیں اور کتنی کے ایڈمنسٹریٹو ہیں، ایڈمنسٹریٹو کے نام کیا ہیں؟

(د) ان ایڈمنسٹریٹو کی جگہ حکومت کب تک چیئرمین کا انتخاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع گجرات میں کل 634 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) ضلع گجرات میں 634 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں فنکشنل ہیں۔

(ج) ضلع گجرات میں 634 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین کام کر رہے ہیں۔

(د) جواب جز (ج) میں پیش کیا جا چکا ہے۔

قصور: سال 14۔2013 میں جاری قرضہ سے متعلقہ تفصیل

856: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں امداد باہمی کے دفاتر کہاں کہاں پر موجود ہیں؟

(ب) ضلع قصور میں امداد باہمی کے دفاتر میں کل کتنے افراد کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع قصور میں موجود امداد باہمی کے دفاتر نے سال 14۔2013 کے دوران کل کتنے افراد کو کتنی مالیت کے قرضے کتنے عرصہ کے لئے جاری کئے نیز جو افراد قرضے وقت پر واپس نہیں کرتے محکمہ ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لاتا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع قصور میں امداد باہمی کے دفاتر مندرجہ ذیل جگہوں پر موجود ہیں۔

1. دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز، اسسٹنٹ رجسٹرار، وانسپکٹر قصور، فضل خان کالونی مین صدر دیوان روڈ، قصور۔
2. دفتر انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز، گنڈا سنگھ والا۔
3. دفتر انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز، مصطفیٰ آباد۔
4. دفتر انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز کھڈیاں، مارکیٹ کمیٹی کھڈیاں۔
5. دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار وانسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز، کوٹ رادھا کشن۔I-II نزد نادرا آفس۔
6. دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار وانسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز چونیاں۔
7. دفتر انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز، کنگن پور۔
8. دفتر انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز، پتوکی و سرائے مغل غلہ منڈی پتوکی۔
9. دفتر انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز، پھولنگر غلہ منڈی پھولنگر۔

(ب) ضلع قصور میں امداد باہمی کے دفاتر میں کل 88 ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ج) دورانِ سال14-2013 ضلع قصور میں فصل ربیع14-2013 اور خریف2014 کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیز کے4752 ممبران کو مبلغ-/13,66,56,000روپے قرضہ جاری کیا گیا تھا۔ فصلی قرضہ کی مدت آٹھ ماہ ہوتی ہے۔ مذکورہ قرضہ کی وصولی100 فیصد ہو چکی ہے۔ نیز نادہندگان کے خلاف وصولی کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ1925 اور لینڈ ریونیو ایکٹ1967 کے تحت کاروائی بصورت گرفتاری، قرقی اور نیلامی جائیداد عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع گجرات: زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کو سال وار فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

742: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات، محکمہ زکوٰۃ و عشر کو سال14-2013 اور15-2014 کے دوران کتنی رقم سال وار موصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس سکیم کے تحت غرباء میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم اس وقت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے پاس ہے یا دیگر کسی کے اکاؤنٹ میں موجود ہے؟

(د) کیا حکومت بقایا رقم بھی جلد از جلد غرباء میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع گجرات کو سال14-2013 کے دوران مبلغ7کروڑ18لاکھ29ہزار859 روپے جبکہ 15-2014 کے لئے مبلغ8کروڑ62لاکھ89ہزار737 روپے برائے مستحقین موصول ہوئے۔

(ب) ضلع گجرات میں سال14-2013 اور15-2014 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدات میں تقسیم کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	14-2013	15-2014
1۔گزارہ الاؤنس	1کروڑ78لاکھ67ہزار536روپے	3کروڑ17لاکھ1ہزار روپے
2۔تعلیمی وظائف	41لاکھ66ہزار976روپے	25لاکھ60ہزار500روپے
3۔دینی مدارس	24لاکھ92ہزار100روپے	25لاکھ52ہزار850روپے
4۔ہیلتھ کیئر	18لاکھ67ہزار300روپے	19لاکھ17ہزار روپے
5۔شادی گرانٹ	7لاکھ10ہزار روپے	25لاکھ40ہزار روپے

6۔ تعلیمی وظائف (فنی)	2کروڑ51لاکھ5ہزار322روپے	1کروڑ82لاکھ85ہزار روپے
7۔ عید گرانٹ	65لاکھ80ہزار640روپے	82لاکھ16ہزار240روپے
8۔ گزارہ الاؤنس برائے نابینا	12لاکھ54ہزار روپے	0
میزان	5کروڑ91لاکھ43ہزار874روپے	6کروڑ77لاکھ72ہزار590روپے

(ج) اس وقت ضلع زکوٰۃ فنڈ میں مبلغ 5کروڑ17لاکھ358روپے برائے مستحقین زکوٰۃ موجود ہیں۔ ضلع زکوٰۃ فنڈ کے علاوہ دیگر کسی اکاؤنٹ میں زکوٰۃ کی رقم نہیں رکھی جاتی۔

(د) جی ہاں! یہ رقم 30۔ جون 2016 کے اختتام سے قبل قواعد وضوابط کے مطابق مستحقین میں تقسیم کر دی جائے گی۔

زکوٰۃ وعشر کمیٹی بنانے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

744: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے بنانے کا طریق کار کیا ہے یہ کتنے ممبران پر مشتمل ہوتی ہے اور ان کے ممبران کے چناؤ کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) اس وقت ضلع گجرات میں کل کتنی زکوٰۃ وعشر کمیٹیاں کام کر رہی ہیں، کتنی نان فنکشنل ہیں؟

(ج) کتنی کمیٹیوں کے چیئرمین کام کر رہے ہیں اور کتنی کے ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں؟

(د) پچھلے دو سالوں کے دوران ان کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی؟

(و) کسی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے خلاف شکایات ہو تو اس کے ازسر نو بنانے کا طریق کار کیا ہے، اس کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین یا زیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر شامل ہوتے ہیں پر مشتمل ایک چناؤ ٹیم تشکیل دیتی ہے، ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق یہ ٹیم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدود میں ممبران کا انتخاب کرتی ہے اور یہ منتخب ممبران اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں۔ ہر کمیٹی ایک چیئرمین اور 9 ممبران پر مشتمل ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں کل 634 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جو تمام فنکشنل ہیں۔

(ج) جواب جز (ب) میں پیش کیا جا چکا ہے

(د) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال 14-2013 مبلغ 2 کروڑ 55 لاکھ 12 ہزار 176 روپے جبکہ سال 15-2014 کے دوران مبلغ 4 کروڑ 24 لاکھ 57 ہزار 240 روپے فراہم کئے گئے۔

(ہ) سال 14-2013 اور سال 15-2014 کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی وساطت سے غرباء میں بالترتیب مبلغ 2 کروڑ 55 لاکھ 12 ہزار 176 روپے جبکہ سال 15-2014 کے دوران مبلغ 4 کروڑ 24 لاکھ 57 ہزار 240 روپے تقسیم کئے گئے۔

(و) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کی مجاز ہے۔ کسی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے خلاف کوئی بھی بالغ مسلمان متعلقہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو تحریری شکایت پیش کر سکتا ہے۔ شکایات کی سماعت کے بعد ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ شکایات کے مندرجات درست ثابت ہونے کی صورت میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی، متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو تحلیل کر کے قواعد و ضوابط کے مطابق نئی مقامی زکوٰۃ کمیٹی تشکیل دینے کی مجاز ہے۔

حافظ آباد میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تحت چلنے والے خواتین کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

844: باؤ اختر علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت ضلع حافظ آباد میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تعاون سے خواتین کے لئے کوئی ادارہ جات چلا رہی ہے اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں اور ان کو کیا ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

ضلع حافظ آباد میں حکومت محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تعاون سے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس چلا رہی ہے ان اداروں میں مستحق طلباء و طالبات کو فنی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

1۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ حافظ آباد
2۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، کولو تارڑ، ضلع حافظ آباد
3۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، سکھیکی منڈی، ضلع حافظ آباد
4۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد

مذکورہ بالا ادارہ جات میں خواتین / طالبات کو حسب ذیل ہنر سکھائے جاتے ہیں:

1۔ سلائی کڑھائی

2۔ بیوٹیشن

3۔ کمپیوٹر ایپلیکیشن / آفس پروفیشنل

4۔ ڈریس میکنگ

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

941: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد کتنی ہے، تفصیل تحصیل وار بتائیں؟

(ب) ان کوآپریٹو سوسائٹیز کو یکم جنوری 2013 سے 30۔اپریل 2015 تک کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل سوسائٹی وار بتائیں؟

(ج) اس وقت کتنی سوسائٹیز ڈیفالٹرز ہیں ان کے نام، ایڈریس اور ان کے ذمہ واجب الادا رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان ڈیفالٹرز سوسائٹیز سے رقم وصولی کے لئے کیا ایکشن لیا جارہا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد 486 ہے جس کی تحصیل وار تفصیل اس طرح ہے:

نام تحصیل	تعداد انجمن ہائے
ٹوبہ ٹیک سنگھ	53
گوجرہ	72
کمالیہ	240
پیر محل	121
میزان:	486

(ب) ان کوآپریٹو سوسائٹیز کو یکم جنوری 2013 سے 30۔اپریل 2015 تک جو رقم بطور قرض فراہم کی گئی اس کی سوسائٹی وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مورخہ 10.08.2015 کے ریکارڈ کے مطابق کل 227 سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں ان کے نام ایڈریس اور ان کے ذمہ واجب الادا رقم کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈیفالٹرز کے خلاف قانونی چارہ جوئی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔ ایسے ڈیفالٹرز جن کے خلاف دائر کردہ مقدمات زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت فیصلہ شدہ ہیں ان کے خلاف بذریعہ محکمہ امداد باہمی عدالتی کارروائی کرتے ہوئے وصولی کی کوشش کی جارہی ہے اور ان کی رہن شدہ جائیداد کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر کے قرضوں کی وصولی عمل میں لائی جارہی ہے۔

گوجرانوالہ: زکوٰۃ کی مد میں موصول ہونے والی رقوم سے متعلقہ تفصیلات

1064: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زکوٰۃ وعشر نے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران گوجرانوالہ ڈویژن کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں جاری کی، تفصیلات دیں؟

(ب) سال 2013 تا 2015 میں کتنی رقم گوجرانوالہ ڈویژن میں غرباء، طالب علموں، یتیموں اور مسکینوں میں تقسیم کی گئی، سال وار تفصیلات دیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن کو سال 14-2013 کے لئے زکوٰۃ کی مختلف مدات میں مبلغ 33 کروڑ 21 لاکھ 69 ہزار 991 روپے اور سال 15-2014 کے لئے مبلغ 41 کروڑ 90 لاکھ 32 ہزار 449 روپے کی رقم موصول ہوئی جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 14-2013 کے دوران گوجرانوالہ ڈویژن میں غرباء، طالب علموں، یتیموں اور مسکینوں میں مبلغ 27 کروڑ 94 لاکھ 13 ہزار 993 روپے اور سال 15-2014 میں مبلغ 32 کروڑ 30 لاکھ 2 ہزار 735 روپے کی تقسیم کی گئی جس کی سال اور مد وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پروانشل کوآپریٹو بنک کی برانچوں سے متعلقہ تفصیلات

942: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل پیر محل اور تحصیل کمالیہ میں پراونشل کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچز کہاں کہاں واقع ہیں۔ برانچ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) ان برانچز سے یکم جنوری 2013 سے 30-اپریل 2015 تک کتنی رقم کس کس سکیم کے لئے جاری کی گئی، سکیم وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان برانچز میں ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے اوران سے کتنی رقم وصول کرنی ہے؟

(د) ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے محکمہ کیاایکشن لے رہاہے؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) تحصیل پیر محل اور تحصیل کمالیہ میں پراونشل کوآپریٹو بنک کی دو برانچز ہیں جو کہ درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:

نام برانچ	ایڈریس
کمالیہ	مین بازار نزد قومی بچت، کمالیہ
پیر محل	غلہ منڈی، پیر محل

(ب) ان برانچز سے یکم جنوری 2013 سے 30-اپریل 2015 تک سکیم وار جاری کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سکیم	کمالیہ برانچ	پیر محل برانچ
ریوالونگ لائیوسٹاک سوسائٹی	--	540,000
طلائی زیورات کے عوض قرضہ	26,539,846	11,247,285
لائیوسٹاک فارمنگ انفرادی (بھیڑوبکری)	10,058,100	27,142,600
ایگریکلچرل رننگ فنانس (انفرادی)	250,000	1,100,000
پراویڈنٹ فنڈ فنانس	615,600	2,097,000
فصلی قرضہ	87,675,647	77,352,000
کل رقم	125,139,193	119,478,885

(ج) مورخہ 06.07.2015 کے مطابق ان برانچز میں ڈیفالٹرز کی تعداد 280 ہے اور ان کے ذمہ واجب الادارقم مبلغ 6 کروڑ 50 لاکھ 20 ہزار روپے ہیں۔

(د) ان ڈیفالٹرز سے رقم وصول کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں:

1. ڈیفالٹرز کے خلاف قانونی چارہ جوئی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت عمل میں لائی جارہی ہے اور کیسز کی پیروی مؤثر طور پر کی جارہی ہے۔
2. ایسے ڈیفالٹرز جن کے خلاف دائر کردہ مقدمات زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت فیصلہ شدہ ہیں ان کے خلاف بذریعہ محکمہ امداد باہمی عدالتی کارروائی کرتے ہوئے وصولی کی کوشش کی جارہی ہے اور ان کی رہن شدہ جائیداد کو بذریعہ نیلام عام فروخت کرکے قرضوں کی وصولی عمل میں لائی جارہی ہے۔

چنیوٹ میں زکوٰۃ و عشر کی موجودہ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

1139: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل کتنی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں موجودہ ہیں، کتنی کمیٹیاں تاحال تشکیل نہیں پا سکیں، ان کمیٹیوں کے مستحقین کو امداد پہنچانے کا کیا طریقہ اپنایا گیا ہے؟

(ب) جو کمیٹیاں ابھی تک تشکیل نہیں پا سکیں کب تک ان کو مکمل کر لیا جائیگا؟

(ج) ضلع چنیوٹ میں کن کن مدات میں 2013 سے اب تک کتنی زکوٰۃ تقسیم کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل 414 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے اور مستحقین کو گزارہ الاؤنس اور گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد کی ادائیگی بذریعہ ٹیلی نار (ایزی پیسا) کی جارہی ہے جبکہ دیگر مدات میں مستحقین زکوٰۃ کو تقسیم زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط کے مطابق ادائیگی کی جارہی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ کی تمام مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں مالی سال 14-2013 میں مختلف مدات میں 2 کروڑ 56 لاکھ 35 ہزار 536 روپے، مالی سال 15-2014 میں 3 کروڑ 5 لاکھ 40 ہزار 50 روپے اور مالی سال 16-2015 میں ایک کروڑ 51 لاکھ 41 ہزار 50 روپے تقسیم کئے گئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مدات	سال 14-2013	سال 15-2014	سال 16-2015
1۔	گزارہ الاؤنس	88 لاکھ 10 ہزار روپے	1 کروڑ 48 لاکھ 83 ہزار روپے	75 لاکھ 48 ہزار روپے
2۔	ایجوکیشن (جنرل)	19 لاکھ 78 ہزار 836 روپے	6 لاکھ 75 ہزار روپے	5 لاکھ 31 ہزار روپے
3۔	دینی مدارس	11 لاکھ 74 ہزار 500 روپے	11 لاکھ 74 ہزار 500 روپے	10 لاکھ 62 ہزار 450 روپے
4۔	ہیلتھ کیئر	5 لاکھ 15 ہزار 200 روپے	5 لاکھ 15 ہزار 200 روپے	2 لاکھ 57 ہزار 600 روپے
5۔	شادی فنڈ	11 لاکھ 70 ہزار روپے	12 لاکھ روپے	3 لاکھ روپے
6۔	عید گرانٹ	26 لاکھ 77 ہزا رروپے	39 لاکھ 4 ہزار روپے	----
7۔	گزارہ الاؤنس (نابینا)	15 لاکھ 70 ہزار روپے	-----	5 لاکھ 88 ہزار روپے
8۔	ایجوکیشن (ٹیکنیکل)	77 لاکھ 40 ہزار روپے	81 لاکھ 60 ہزار روپے	47 لاکھ 16 ہزار روپے
9۔	گزارہ الاؤنس (سنٹرل پول)	------	-----	1 لاکھ 38 ہزار روپے
	میزان	2 کروڑ 56 لاکھ 35 ہزار 536 روپے	3 کروڑ 5 لاکھ 40 ہزار 50 روپے	1 کروڑ 51 لاکھ 41 ہزار 50 روپے

کوآپریٹو بنک کی برانچوں سے جاری قرضہ جات سے متعلقہ تفصیلات

987: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں قائم کوآپریٹو بنک کی برانچوں نے 14-2013 کے دوران کتنا قرضہ جاری کیا۔ برانچ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان برانچوں نے مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے قرضہ کی ریکوری کی، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ہر برانچ نے 14-2013 کے دوران قرضہ کی واپسی کے لئے ملازمین کو کتنا ٹارگٹ achieve کرنے کے لئے ہدایت جاری کی۔ تفصیل فراہم کریں؟

(د) ٹارگٹ پورا نہ کرنے پر زونل آفس نے متعلقہ برانچوں کے خلاف کیا کارروائی کی ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع میانوالی میں دو برانچیں کام کر رہی ہے جن سے 14۔2013 میں جاری شدہ قرضہ کی تفصیل اس طرح ہے۔

برانچ وار تفصیل اجراء قرضہ:

نمبر شمار	قسم قرضہ	میانوالی برانچ	لیاقت آباد برانچ	میزان ضلع میانوالی
1	فصلی قرضہ جات ربیع 14-2013 خریف 2014	35573000	6224000	41797000
2	لائیوسٹاک فنانس	5241000	6589000	11830000
3	سونے کے زیورات کے عوض قرض	17072324	21962191	39034515
	میزان	57886324	34775191	92661515

(ب) مورخہ 30.07.2015 کے ریکارڈ کے مطابق ضلع میانوالی میں واقع دو برانچوں میانوالی اور لیاقت آباد کی ریکوری کی پوزیشن اس طرح ہے۔

برانچ وار تفصیل ریکوری قرضہ:

نمبر شمار	قسم قرضہ	میانوالی برانچ	لیاقت آباد برانچ	میزان ضلع میانوالی
1	فصلی قرضہ جات ربیع 14-2013 خریف 2013	37925334	6757309	44682643
2	لائیوسٹاک فنانس	5003047	5502000	10505047
3	سونے کے زیورات کے عوض قرض	13340026	7759311	20917337
	میزان	56268407	19836620	76105027

(ج) مذکورہ برانچوں کو فصلی قرضہ جات کی 100 فیصد وصولی کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں لائیوسٹاک فنانس اور سونے کے زیورات کے عوض قرض کے مقروضان سے وصولی کے لئے 100 فیصد وصولی کی ہدایات جاری کی گئیں۔

(د) مذکورہ دونوں برانچوں کے سٹاف نے دیا گیا 100 فیصد ٹارگٹ حاصل کیا للذا زونل آفس نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہے۔

میانوالی: کوآپریٹو بنک کی برانچوں میں ملازمین کی تفصیلات

988: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کوآپریٹو بنک کی تمام برانچوں میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، برانچ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان برانچوں میں کون کون سے گریڈ کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، تفصیل دیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع میانوالی میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی دو برانچیں میانوالی اور لیاقت آباد میں واقع ہیں ان میں تعینات ملازمین کی برانچ وار تفصیل اس طرح ہے۔

نام برانچ	منیجر	OBO/ACRO*	کیشئر	گارڈ/ڈرائیور	کل تعداد
میانوالی	1	2	1	3	7
لیاقت آباد	1	2	1	2	6

*OBO(آفیسر برانچ آپریشنز)

*ACRO(ایگریکلچرل کریڈٹ اینڈ ریکوری آفیسر)

(ب) مورخہ 27.07.2015 کے ریکارڈ کے مطابق ضلع میانوالی میں واقع دو برانچوں میانوالی اور لیاقت آباد میں کسی گریڈ کی کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

صوبہ بھر میں کوپرآیٹو بنک کی برانچ سے متعلقہ تفصیلات

1054: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور، بہاولپور اور ملتان ڈویژن میں ہر کوآپریٹو بنک برانچ میں پچھلے دو سالوں کے دوران کن کن اسامیوں پر بھرتی کی گئی، اسامی وار تفصیل بتائیں؟

(ب) یہ تمام بھرتی کس اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) لاہور، بہاولپور اور ملتان ڈویژن میں کوآپریٹو بنک کی ہر برانچ میں پچھلے دو سالوں کے دوران جن اسامیوں پر بھرتی کی گئی اس کی اسامی وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بنک میں کوالیفائیڈ مینیجر زاور آفیسر ز بھرتی کئے گئے جن کا تحریری امتحان نیشنل ٹیسٹنگ سروس(NTS)اور پینل انٹرویو انسٹیٹیوٹ آف بنکرز پاکستان(IBP)کے ذریعہ کروایا گیا بعد میں ان کی ٹریننگ بھی کروائی گئی اور مستقبل میں بھی ضرورت کے مطابق ایسی ہی بھرتیاں کی جائیں گی۔البتہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کے لئے سلیکشن کمیٹی نے امیدواران کا انٹرویو کرنے کے بعد اپنی سفارشات پیش کیں۔ان سفارشات کی روشنی میں بنک کے سابقہ اور موجودہ سی ای اوز نے بطور مجاز اتھارٹی یہ تقرریاں کی ہیں۔

(ج) تاحال بنک کی ایسی کوئی پالیسی نہ ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

اورنج لائن ٹرین پر عام بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈا پر اورنج لائن ٹرین پر عام بحث ہے۔جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کل مورخہ 18۔فروری2016 کو بحث کا آغاز وزیر قانون کی تقریر سے ہوا تھا۔آج بھی اسی موضوع پر بحث کی جائے گی۔آج بحث میں صرف وہ ارکان حصہ لے سکیں گے جن کے نام کل میرے پاس موجود تھے،وہ خود بھی ایوان میں تشریف رکھتے تھے لیکن کل اجلاس ختم ہونے کی وجہ سے ان کو بات کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔آج ان معزز ممبران کی بات پہلے سُنیں گے اور پھر اس کو وزیر صاحب wind up کریں گے۔سردار وقاص حسن موکل!---موجود نہیں ہیں۔جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!وزیر قانون کے بغیر اورنج لائن ٹرین پر بحث کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟

جناب سپیکر: محترمہ!اس وقت ایوان میں دو منسٹر صاحبان تشریف فرما ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تو [*****] منسٹر ہیں۔ وزیر قانون کو یہاں ایوان میں موجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ بے چارے نہیں ہیں۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ آپ اپنی تقریر شروع کریں، وہ آ جائیں گے، جواب انہوں نے ہی دینا ہے اور wind up انہوں نے ہی کرنا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اورنج لائن ٹرین کے بارے میں کل بھی معزز ممبران کی طرف سے points اٹھائے کہ ہمیں کیا reservations ہیں؟ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمیں reservations ٹرانسپورٹ کی سروس مہیا کرنے پر نہیں ہیں۔ ہمیں صرف اس بات پر reservations ہیں کہ اس صوبے کے اندر صحت اور تعلیم کے بے شمار مسائل ہیں۔ صوبہ پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت تیسری بار قائم ہوئی ہے لیکن بد قسمتی سے یہ مسائل حل نہیں ہو سکے۔ بے شک اس پراجیکٹ کا مقصد عوام کی فلاح اور انہیں relief دینا ہے لیکن اس اورنج لائن ٹرین کو بہت سارے لوگوں کی لاشوں کے اُوپر چلایا جائے گا۔ جب یہ منصوبہ مکمل ہو گا اور یہ ٹرین چل جائے گی تو شاید عوام کو کچھ relief ملے گا۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! آپ کبھی کسی اچھی بات کی تعریف بھی کر لیا کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر حزب اقتدار کے معزز ممبران ہماری بات کو خاموشی سے سُن لیں تو مہربانی ہو گی کیونکہ ہم بھی ان کو خاموشی سے سُنتے ہیں۔ یہ اس ایوان میں روز جھوٹ بولتے ہیں اور ہم سُنتے ہیں۔ اگر آج وہ ہماری اسپیچ بھی سُن لیں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ بھی آج آپ کی بات سُنیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! عوام کو relief تو بعد میں ملے گا لیکن اس سے پہلے لوگوں کو جو اس وقت تکلیف ہے اس کی داد رسی کرنے کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے؟ شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم کے فنڈز غائب اور سارا بجٹ اس اورنج لائن ٹرین پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس اورنج لائن ٹرین کا ٹریک 27 کلو میٹر لمبا ہو گا۔ میری معلومات کے مطابق اس پراجیکٹ کی funding کے لئے EXIM Bank سے agreement کیا گیا ہے یعنی EXIM Bank اس پراجیکٹ کے لئے loan دے گا۔ یہ بنک

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

160۔ارب روپے سے زیادہ قرضہ فراہم کرے گا جس کی شرح سود چھ فیصد ہے۔افسوس کی بات ہے کہ اتنی بڑی شرح سود کے اُوپر160۔ارب روپے یااس سے زیادہ کی رقم بطور قرض لی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا پہلا pointیہ ہے کہ کیا کوئی بھی صوبہ 5۔ارب روپے سے بڑا پراجیکٹ لگا سکتاہےاوراس کا حساب کون دے گا؟اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبہ 5۔ارب روپے یااس سے کم مالیت کا کوئی بھی پراجیکٹ شروع کر سکتاہے تو جو بڑے پراجیکٹ ہیں جو کہ 5۔ارب سے کئی گنازیادہ بڑے ہیں ان کے لئے کون فنڈز دے رہاہے، وہ کہاں سے لے رہے ہیں اور کس کی اجازت سے لے رہے ہیں؟وہ کس طرح مجاز ہو گئے کہ وہ اربوں روپے اپنے صوبے کے اندر لگارہے ہیں جو کہ باقی صوبوں کا بھی اسی طرح وفاق پر حق ہےاور اگر وہ وفاق سے لے رہے ہیں تو وفاق پر باقی صوبوں کا بھی حق ہے۔پھر بات آ گئی زمین کے حصول کی، میری انفارمیشن کے مطابق انہوں نے اورنج لائن ٹرین گزارنے کے لئے جو زمین لینی ہےاس کے لئے تقریباً20۔ارب روپے کا بجٹ رکھا گیاہے۔انہوں نے میٹرو بس چلائی، آپ نے بہت اچھا کیاکہ میٹرو بس چلائی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جب میٹرو ٹرین چلے گی تو پھر آپ اس کو بھی ٹھیک کہیں گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ چل پڑی نا، وہ چل پڑی تو کیا ہوا؟آج31کروڑ روپے کا سود ہےاور اس کی مد میں صوبہ پنجاب قرضے میں ہے کیوں، ہمارا کیا قصور ہے؟انہوں نے ٹیکس ڈال کر پنجاب کے لوگوں کی مت ماردی ہے۔وزیراعلیٰ پنجاب اور وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار صاحب جاتے ہیں،IMF سے agreementکرتے ہیں اور واپس آکر ہمارے اوپر قرضے چڑھادیتے ہیں۔آپ اپنے اللے تللے پورے کرنے کے لئے قرضے لیتے ہیں۔ ہمیں اور ہمارے بچوں کو مقروض کررہے ہیں اور ہماری آئندہ کی نسلوں کو مقروض کررہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ہمیں یہ اعتراض ہے کہ آپ نے اپنے شوق پورے کرنے کے لئے ہماری نسلیں مقروض کردیں۔اس میں ہمارا کیا قصور ہے کہ ہمارے بچے بھی وہ قرضے ادا کریں گے؟ آج کی انٹرنیشنل رپورٹ کے مطابق پاکستان defaultationکی طرف جارہا ہے اور خدانخواستہ کسی بھی ٹائم defaultکر سکتا ہےاور قرضوں کی صورتحال یہ ہے۔اب تک پنجاب بنک سے اورنج لائن ٹرین کے لئے5۔ارب روپے کا قرضہ لے لیا گیاہے۔وہ قرضہ پنجاب بنک سے کیوں لیا گیااس کی وجوہات یہ ہیں کہ ابھی تک حکومت پنجاب کا چائنا کی کمپنی سے agreement matureہی نہیں ہوا یعنی agreement matureنہیں ہوااور PC-1بنانہیں لیکن اورنج لائن ٹرین پر کام شروع ہو گیا ہے۔مطلب ہر چیز اتنی unfairاور unrealہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ ناجائز کام کرتے وقت ہمارے

وزیر اعلیٰ کو یہ بھی ڈر نہیں لگتا کہ آپ کس حد تک جا رہے ہیں۔ آپ کا ابھی تک کسی کمپنی کے ساتھ ایک معاہدہ تک طے نہیں ہوا اور آپ نے اس پر کام بھی شروع کر دیا ہے۔ مطلب، یہ سینہ زوری کی انتہا ہے "14 کمپنیوں کے 8۔ارب روپے کے فنڈز منتقل کئے گئے ہیں اور وہ کون سی 14 کمپنیاں ہیں جن سے پیسا لیا جا رہا ہے یا ان کو دیا جا رہا ہے؟ اب ایک پراجیکٹ کا MOU منظور نہیں ہوا، اگر دیکھا جائے تو 611 ترقیاتی منصوبے ایسے ہیں جن کو ختم کیا ہے۔ آج اس وقت سرکاری مشینری کے جتنے آفیسرز اس پراجیکٹ پر لگائے گئے ہیں ان کو سختی کے ساتھ یہ ہدایات کی دی گئی ہیں کہ کسی قسم کی کوئی انفارمیشن باہر نہیں نکلنی چاہئے یعنی ان آفیسرز سے جو کام لینا تھا وہ کام نہیں لیا جا رہا اور انہیں یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم جو ناجائز agreement کرنے جا رہے ہیں اس agreement کو چھپانا ہے، اس کے معاہدے اور اس کی فائلوں کو چھپا دیا جائے اور یہ کسی کے سامنے نہ آئیں۔ اس پراجیکٹ کے لئے 27 خاص آفیسران کا چناؤ کیا گیا ہے جن کو 6 کروڑ روپے سے زیادہ salaries کی مد میں اس وقت تک دیئے جا چکے ہیں۔ یہ 27 آفیسران کون ہیں؟ ان کو بھی عوام جاننا چاہتے ہیں کہ یہ سپیشل آفیسران کون ہیں جو وزیر اعلیٰ پنجاب کے اتنے وفادار ہیں جو ان کی فائلوں کی حفاظت کریں گے اور ان کو کروڑ روپے کی مد میں ہمارے ٹیکسز سے salaries دی جا رہی ہیں۔ میں اس میں تھوڑی سی detail میں جاؤں گی کہ حکومت کی طرف سے کہا یہ جا رہا ہے کہ ہم نے کوئی پراجیکٹ ختم نہیں کیا اور کسی قسم کی کوئی ایسی چیز عمل میں نہیں آئی جس کی وجہ سے کسی کو تکلیف ہو یا کسی کا حق مارا جائے۔

جناب سپیکر! میں پراجیکٹ کی طرف جانے سے پہلے گزارش کروں گی کہ جو اس وقت جناب احد خان چیمہ آپ کے ڈائریکٹر جنرل، ایل ڈی اے ہیں وہ کسی وقت وزیر اعلیٰ پنجاب کے منظور نظر تھے اور ان کو لاہور کا "ڈی سی او" بھی لگایا گیا تھا۔ آج صورتحال یہ ہے کہ تب سے لے کر اب تک جس گریڈ پر وہ اس وقت تعینات ہیں ان کو صرف نوازنے کے لئے اس گریڈ سے اپ گریڈ کر دیا جاتا ہے۔ کیوں نوازنے کے لئے ایسا کیا گیا؟ آج تک اس کی وجوہات کسی کو نہیں بتائی گئیں۔ ایک ہی بندہ اس وقت ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے بھی ہے، میٹرو بس بھی اس نے بنائی، اورنج لائن ٹرین کا بھی تمام کنٹرول اس کے ہاتھ میں ہے اور سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ قائد اعظم سولر پراجیکٹ کا CO بھی وہ ہے۔ مطلب سبحان اللہ ایک بندہ کو آپ نے اتنا نوازا ہے تو اس کو نوازنے کے پیچھے کیا پس پردہ وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر! یہ سارے facts عوام جاننا چاہتی ہے کہ آپ ایک بندے پر اتنی نوازشات کیوں کر رہے ہیں؟ مزے کی بات یہ ہے کہ ان کی بیگم چیف منسٹر صاحب کی DS ہیں یعنی آپ پورے کے

پورے خاندان کو نواز نے پر لگے ہوئے ہیں اور آپ نے عوام کا قتل کرنے کے لئے ان کی وفاداریاں خرید لیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو دعویٰ کیا جارہا ہے کہ ہم نے کسی پراجیکٹ کے پیسے نہیں لئے اور ہم نے عوام کا حق نہیں مارا تو ہمارے اس وقت بے شمار ایسے پراجیکٹس ہیں جن کی 16-2015 کے بجٹ میں allocations کی گئی تھیں لیکن وہ allocations drop کر دی گئیں۔ آج 526 قبرستانوں کی ڈویلپمنٹ کا پروگرام تھا اور وہ بھی ختم کیا گیا۔ 23 ہزار بے روزگاروں کو نوکریاں دینی تھی وہ بھی ختم کی گئیں اور ان کا پیسا اس اورنج لائن ٹرین کے لئے لے لیا گیا۔ لاہور اور پنجاب کے اندر جو صاف پانی کا منصوبہ شروع کیا جانے لگا تھا اس کو بھی drop کیا گیا۔ یہ کہہ دیا گیا کہ فی الحال اس کو ایک سائیڈ پر کریں، عوام کو صاف پانی پینے کا حق نہیں ہے اور ان کو صاف پانی کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک ان کو ہیپاٹائٹس ہوتا رہے اور وہ مرتے رہیں لیکن وہ اورنج لائن ٹرین میں ضرور بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر! کسان دشمن حکومت کی انتہا ہے کہ کسانوں کی انکم پر تو ٹیکس لگا ہی دیا لیکن اب کسانوں کے ساتھ ڈرامہ رچایا گیا ہے اور بجٹ میں کہا گیا کہ ہم یہ سہولت دیں گے اور وہ سہولت دیں گے لیکن ان تمام سہولتوں کا پیسا اورنج لائن ٹرین پر خرچ کر دیا گیا ہے۔ وزیراعظم کا ہیلتھ انشورنس پروگرام اور وزیراعلیٰ پنجاب کا خواب، وہ کدھر گیا اور اس کا سارا پیسا بھی اورنج لائن ٹرین کھا گئی۔ ہم youth internship programme شروع کرنے کی بات سن رہے تھے کہ شاید وہ شروع ہو جائے اور یوتھ کو کوئی فائدہ ہو جائے لیکن اس کا سارا پیسا بھی اورنج لائن ٹرین میں غرق کر دیا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب کا سارا ڈویلپمنٹ فنڈ، ہم نے بجٹ کے اندر بھی تقریریں کیں اور ہم نے اس میں بھی request کی تھی کہ نیشنل فنانس کمیشن کی طرز پر پراونشل فنانس کمیشن بنائیں اور اس چیز کی ضرورت ہے کہ پراونشل فنانس کمیشن کا پیسا ہر ڈسٹرکٹ کو ملے اور ہر ڈسٹرکٹ کی احساس محرومی ختم ہو تاکہ وہاں پر ڈویلپمنٹ ہو سکے۔ آج ایک بار پھر جتنا بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے رکھا گیا تھا وہ تمام کا تمام اورنج لائن ٹرین کو کھلانے کے لئے وہاں سے اٹھا لیا گیا۔ جنوبی پنجاب کے لوگوں کا کیا قصور ہے؟ بجلی، آپ کہتے ہیں کہ ہم بجلی لا رہے ہیں، آپ کدھر سے بجلی لائیں گے؟ آپ نے اس وقت جتنا پیسا مختلف سکیموں میں رکھا تھا تو وہ اورنج لائن ٹرین کے لئے اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ یہ ساری باتیں تشویش کی حد تک ہیں، آپ ہسپتالوں میں چلے جائیں، جناح ہسپتال میں چلے جائیں، جنرل ہسپتال میں چلے جائیں اور سروسز ہسپتال میں چلے جائیں تو آپ ان کی حالت دیکھ لیں۔ جب آپ پروٹوکول کے ساتھ جاتے ہیں تو وہاں اور صورتحال ہوتی ہے لیکن جب آپ پروٹوکول کے بغیر چلے جائیں تو آپ کو پتا لگ جائے گا کہ عام آدمی کی وہاں کیا حالت ہے؟

اگر صوبے یا ایک شہر میں صحت کی سہولتیں نہیں ہیں تو اس صوبے میں اورنج لائن ٹرین کیا کرے گی؟ اورنج لائن ٹرین کس کس کو اٹھا کر لے جائے گی، لاشوں کو لے کر جائے گی یا ہسپتال کے باہر دم توڑتے لوگوں کو لے کر جائے گی یا کیا کرے گی؟ اب جو صورتحال ہے وہ بہت تشویشناک ہے، اس وقت وزیراعلیٰ پنجاب کے اپنے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ اب آپ اپنی تقریر wind up کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس وقت وزیراعلیٰ پنجاب کے اپنے حلقہ کے اندر جو سکول ہیں ان کے اندر چار دیواری نہیں ہے، وہاں پر bath room نہیں ہیں، وہاں پر بچیوں کے پڑھنے، بیٹھنے کے لئے ڈیسک تک نہیں ہیں۔ ایجوکیشن کی حالت بہتر ہونے کی بجائے دن بدن خراب ہو رہی ہے، ایجوکیشن کے فنڈز lapse ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اس کے بعد جناب ماجد ظہور!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شُنیلا رُوت! آپ اپنا نام رُوت لکھتی ہیں یا رُوتھ؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! رُوت لکھتی ہوں، یہ بائبل کا نام ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ full testament ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج جس موضوع پر ہم بحث کرنے جا رہے ہیں وہ اورنج لائن ٹرین ہے۔ میں ایک سٹیٹمنٹ دینا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ communication works جو ہیں یا ڈویلپمنٹ works جو ہیں یہ بہت ضروری بھی ہوتے ہیں، ہونے بھی چاہئیں لیکن Not at the cost of human life and security. ہم جو اورنج لائن ٹرین بنانے جا رہے ہیں یا حکومت جس کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ ارادہ کیا رکھتی ہے انہوں نے تو اس کو بغیر کسی اجازت کے، بغیر کسی پی سی ون کے، اس پر discussion کئے بغیر ہم اس پر گامزن بھی ہو گئے ہیں، اس پر چلنا شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہم اپنی عوام کے ساتھ سراسر زیادتی کر رہے ہیں، خاص طور پر پنجاب کے لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے اور mass community اس سے displace ہو رہی ہے۔ یہ directly غریب لوگوں کو hit کر رہی ہے، غریب لوگوں کی وہاں پر

اموات بھی ہو رہی ہیں۔ہزاروں غریب لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہو جائیں گے ان کے business ختم ہو جائیں گے،آپ کو پتا ہے کہ ایک غریب آدمی کے لئے even lower middle class کے لئے گھر بنانا مشکل ہے۔پوری زندگی لگتی ہے تو اس کا گھر بنتا ہے اور یہاں اس روٹ پر بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ pre-partition یہاں پر رہ رہے ہیں،اب ان کے گھر بھی مسمار کر دیئے گئے ہیں ان کے business ختم ہو کر رہ گئے ہیں اور ان کا روزگار ختم ہو گیا ہے۔میں سمجھتی ہوں یہ غریب کا قتل ہے جو ہم کرنے جا رہے ہیں۔یہاں پر بہت سی ایسی communities بھی رہتی ہیں جو بہت vulnerable communities ہیں جو دوسری communities پر dependent ہیں،اس میں بہت سارے Non-Muslims بھی ہیں minorities بھی یہاں پر رہتی ہے۔ہم ان کا بھی قتل عام کرنے جا رہے ہیں۔بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جو اس اورنج لائن ٹرین کے آس پاس رہتے ہیں،جن کو اب شہر چھوڑ کر جانا پڑے گا،جن کو شہر کے کنارے پر رہنا پڑے گا اور ان کو سکولوں کی سہولیات ہوں گی نہ ہسپتالوں کی سہولت ہو گی۔اس کے علاوہ اس وقت جہاں وہ کام کرتے ہیں اس سے بھی بہت دور چلے جائیں گے۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی ایک بہت بڑی زیادتی ہے اس ایریا کی جو population density ہے وہ تقریباً 8968 ہے اور almost thirty one to one thirty two per square Kilometer ہے اور یہاں پر جو لوگ largely effect ہوں گے وہ پانچ سے چودہ سال کے بچے ہوں گے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے،اس کے ساتھ ساتھ جو environmental issue آئیں گے health issues آئیں گے،سب سے بڑا issue جس پر میں تفصیل کے ساتھ بات کرنا چاہتی ہوں وہ heritage ہے اس میں ہم world heritage convention کی بھی violation کرنے جا رہے ہیں 1975 National Antiquity Act کی بھی violation کرنے جا رہے ہیں،اس کے علاوہ ہم Punjab Special Premises Ordinance کی بھی violation کرنے جا رہے ہیں اور ہمیں کوئی پروا نہیں ہے کہ ہم کس کے ساتھ کیا کرنے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر!اگر ہم دیکھیں تو national heritage کے تحت چار چرچ اس کی زد میں آ رہے ہیں اور یہ چرچ مسیحوں کی،کرسچنوں کی worship bases ہیں۔یہ عام بلڈنگیں نہیں ہیں،ان کو ہم عام بلڈنگ کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتے،یہ وہ بلڈنگیں ہیں جن کو بڑی عقیدت کے

ساتھ ، بڑی دعا کے ساتھ ،اس جگہ کو بھی تقدیس کیا جاتا ہے اور پھر وہاں پر چرچ بنایا جاتا ہے۔یہ چاروں چرچ اس کی زد میں آ رہے ہیں وہ سو سال سے بھی پرانے چرچ ہیں۔ میں یہاں پر اس بات کا بھی ذکر کرنا چاہوں گی کہ سینٹ اینڈریوز چرچ نابھہ روڈ پر واقع ہے ،یہاں پر ان کا front pillar بالکل مسمار کر دیا جائے گا وہاں پر انہوں نے نشان بھی لگایا ہے،وہاں سے ایک underground tunnel لے کر جائیں گے اور اس کی depth سولہ سے بیس فٹ تک ہو گی ۔اس چرچ کی foundation دس فٹ deep ہے،اگر آپ سولہ سے بیس فٹ deep جائیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کی foundation کو بھی ہلائیں گے جس سے چرچ کی بلڈنگ کو نقصان پہنچے گا۔چرچ کی یہ بلڈنگ 1860 میں تعمیر ہوئی تھی اور ہمارے National Antiquity Act 1975 کے مطابق 1875 سے پہلے جتنی بھی بلڈنگیں ہیں وہ national heritage میں آتی ہیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی national heritage کا ایک حصہ ہے۔یہ نہ صرف یہ کہ مسیحیوں کے لئے ایک بہت عقیدت کی جگہ ہے بلکہ ہماری قوم کے لئے ،ہمارے ملک کے لئے بھی ایک heritage کی حیثیت رکھتی ہے ۔ہائی کورٹ میں اس مسئلے پر ایک رٹ ہو چکی ہے اور حکومت نے ہائی کورٹ میں جو اپنا جواب جمع کروایا ہے اس میں انہوں نے بابا" موج دریا" کو تو مستثنیٰ قرار دے دیا ہے،وہاں انہوں نے کہا ہے کہ اس سے ہٹ کر ہم اورنج لائن ٹرین لے کر جائیں گے لیکن انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ جو سینٹ اینڈریو چرچ ہے یہ national heritage کا حصہ نہیں ہے۔مجھے بڑا افسوس ہے کہ حکومت ہم مسیحیوں کی عبادت گاہیں جو قدیم زمانے سے بنی ہوئی ہیں ،ڈیڑھ دو سو سال پرانی ہیں ان کو ہم heritage کا حصہ ہی نہیں سمجھتے، میں سمجھتی ہوں کہ اس کا بھی نوٹس لیا جائے۔لاہور کیتھڈرل جو کہ مال روڈ پر واقع ہے،اس کی دو کنال جگہ حکومت pumping ground کے لئے لینا چاہتی ہے، جس سے چرچ بالکل expose ہو جائے گا اور اس کی سکیورٹی کے بہت سارے issues raise ہوں گے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت زیادتی ہے۔یہ بھی ڈیڑھ سو سال پرانا چرچ ہے اور .This will be easy access to terrorists میں سمجھتی ہوں کہ اس پر بھی نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے ساتھ ساتھ نولکھا چرچ جو ایمپریس روڈ پر واقع ہے۔اس پر overhead پل بنے گا جس کے لئے 30 فٹ front سے جگہ لے رہے ہیں جس سے front کی دیوار ختم ہو جائے گی اور بڑے پرانے درختوں کو بھی کاٹ دیا جائے گا اور یہاں پر بھی چرچ بالکل expose ہو جائے گا terrorists کے لئے بہت easy approach ہو گی۔ یہ چرچ بھی 1853 میں تعمیر ہوا

تھا۔اس کے ساتھ ہی نکلسن روڈ پر ایک بہت پرانا چرچ ہے جو British Methodist Church نے بنایا تھا اور بعد میں اس کو Presbyterian Church کو یہ دے دیا گیا تھا۔یہاں پر 74 فٹ چوڑا پل اس کے اوپر سے بنے گا اور یہ پورے چرچ کے اوپر بنے گا اس کا front پورا کا پورا ختم ہو جائے گا اور چرچ کی front expose ہو جائے گی،وہاں پر 74 فٹ چوڑا جب سٹیشن بنے گا تو اس سے چرچ کی کوئی safety اور security نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بھی باور کروا دینا چاہتی ہوں کیونکہ ابھی تک حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم اورنج لائن ٹرین کو underground لے جائیں گے اوپر سے لے جائیں گے،ہم چرچ کو تو بالکل ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے لیکن law کے مطابق،constitution کے مطابق جب کوئی overhead bridge بنتا ہے یا underground tunnel بناتے ہیں تو وہ گورنمنٹ کے اختیار میں آجاتا ہے کہ وہ اس کو acquire کر سکتی ہے۔آج شاید (ن) والوں حکومت تو نہیں کرے گی لیکن کل پتا نہیں کون ہو گا تو ہم کچھ نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہو گی کہ اس بات کو مد نظر رکھا جائے اور اس کو روکا جائے۔گورنمنٹ کسی بھی ٹائم اس کو کلیم کر سکتی ہے اس لئے یہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑی زیادتی کی بات ہے۔ہم مسیحی لوگ تو پہلے ہی vulnerable communities ہیں،ان کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں اور جو وسائل ہمارے پاس ہیں۔اگر آپ ان کو اس طرح سے ضائع کریں گے تو ہمارے لئے یہ بہت پریشانی کی بات ہے۔ان گزارشات کے ساتھ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور ان قیمتی عمارات کو جو مسیحیوں کا اثاثہ ہیں،نہ صرف مسیحیوں کا اثاثہ ہے بلکہ اس ملک کا بھی اثاثہ ہے اور پنجاب کا اثاثہ ہے۔ان کے safeguard کے لئے میری استدعا ہو گی کہ ان کو منظور کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،محترمہ راحیلہ انور!

محترمہ راحیلہ انور: شکریہ۔جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!آپ کے کوئی صاحب notes لے رہے ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!یہاں پر تو کوئی بھی نہیں ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!notes لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ ان کا کام تو نہیں ہے لیکن آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ کل لاء منسٹر صاحب نے بات کی تھی کہ اس صوبے کو ترقی کرنے سے نہ روکیں اور پاکستان کو ترقی کرنے سے نہ روکیں۔ ہم تو خود یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی کرے، پنجاب ترقی کرے اور اس ملک کا ہر صوبہ ترقی کرے۔ کون سا پاکستانی ہو گا جو یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا ایک ایک صوبہ ترقی کرے۔ میں یہاں پر priorities کی بات کروں گی کہ اگلے پانچ دس سال یا آنے والا جو بھی near future ہے اگر اس میں کوئی لڑائی ہو گی اور بڑی لڑائی ہو گی تو وہ پانی کے مسئلے پر ہو گی۔ ہمارے ملک میں پانی کا bed level raise ہونے کی بجائے day by day نیچے جا رہا ہے اور بارانی علاقے میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اورنج لائن ٹرین پر بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ادھر ہی آ رہی ہوں ہمیں priorities fix کرنی چاہئیں یہاں اورنج لائن ٹرین کا تو بڑا شور ہے کہ ہمیں اورنج لائن ٹرین چاہئے میں کہتی ہوں کہ ہمیں چاہئے لیکن کب چاہئے؟ جب لوگوں کے پیٹ بھرے ہوئے ہوں اور جب لوگوں کے پاس روزگار ہو۔ میرے علاقے میں جا کر دیکھیں کہ عورتیں کتنے کتنے میلوں سے پانی بھر کر لاتی ہیں وہ سب کی بہنیں، بیٹیاں اور مائیں ہیں ان لوگوں پر رحم کیجئے۔ وہ عورتیں یہاں آ کر اورنج لائن ٹرین پر بیٹھیں گی نہ انہیں پتا ہو گا کہ اورنج لائن ٹرین کیا ہے۔ ان کی یہ priorities ہیں کہ اورنج لائن ٹرین پہلے بن جائے لیکن لوگوں کے پیٹ خالی رہیں اور انہیں روزگار نہ ملے۔ ایجوکیشن سیکٹر میں جا کر دیکھ لیں کہ کیا حالات ہیں اس لئے priorities fix کرنے کی بات ہے۔ ہم اس کے خلاف نہیں ہیں لیکن بات priorities کی ہے اگر آج انہوں نے یہ پیسے ایجوکیشن سیکٹر میں لگا دیئے ہوتے تو بہت بہتر ہوتا۔ آپ جا کر میرے علاقے میں دیکھیں کہ بچیاں اتنی دور سے پڑھائی کے لئے نہیں آ سکتیں اور گھروں میں بیٹھ جاتی ہیں۔ بے چارے بچے تو رلتے کھلتے پہنچ ہی جاتے ہیں اور کچھ نہ کچھ کر لیتے ہیں۔ یہ priorities کی بات ہے، یہ اورنج لائن ٹرین کی بات کرتے ہیں لیکن ہم اپنے دکھ روتے ہیں، ہمارے علاقوں میں بھی جا کر دیکھا جائے کہ ہم پانی کے لئے ترس رہے ہیں، ہم ایجوکیشن کے لئے ترس رہے ہیں اور ہر اس چیز کے لئے ترس رہے ہیں جو ہر انسان کی basic need ہے۔ یہ ٹرین ضرور بنائیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب پری بجٹ بحث ہو گی تو اس میں آپ ایسی باتیں کر لیں۔ بڑی مہربانی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بہت باتیں کیں، جب سے اس ایوان میں آئی ہوں تب سے لے کر آج تک کر رہی ہوں۔ ہم نے بھی تو اپنا مقدمہ پیش کرنا ہے لیکن کس کے آگے کرنا ہے؟ یہاں تو کوئی سننے والا بھی نہیں ہے۔ آپ بیٹھے ہیں لیکن شاید ہماری یہ تقریریں اور باتیں لاء منسٹر اور ان سب کے سر سے گزر جاتی ہیں اور حکومت سننا ہی نہیں چاہتی۔

جناب سپیکر: مہربانی

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر حکومت واہ واہ کروانا چاہتی ہے تو واہ واہ تو بڑی جلدی ہو جاتی ہے لیکن ایسے واہ واہ نہیں ہوتی۔ لوگوں کی دعائیں لیں مگر یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ٹرینیں بنائیں، شاہی فرمان جاری کریں لیکن شاہی فرمان جاری کرنے سے لوگوں کے دلوں پر حکومت نہیں کریں گے بلکہ ان کی تکلیفیں دور کریں، ان کی تکلیفیں دور کریں گے تو واہ واہ بھی ہو گی اور ان کی حکومت بھی رہے گی ورنہ جنہوں نے ووٹ دیئے وہ ان سے یہ حکومت لے بھی لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کون کہتا ہے کہ سب اچھا ہے؟ مجھ سے پوچھئے کہ کیا اچھا ہے جائیں میرے علاقے میں اور بتائیں کہ کیا اچھا ہے۔ میں کیا کہوں کہ کیا اچھا ہے؟ وہاں ہمیشہ سے مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی اگر سب اچھا تھا تو میں ان Chairs پر کیا کر رہی ہوں، مجھے جواب دیا جائے کہ میں یہاں پر کیا کر رہی ہوں؟ وہاں پر کچھ اچھا نہیں ہے۔ ہمیں تو اپنے پیٹ بھرے ہوئے چاہئیں، ہمیں روزگار چاہئے، ہمیں بجلی چاہئے۔ یہ پیسا بجلی پر لگا دیتے، گیس پر لگا دیتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وہ بھی لگنے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ بچیوں پر لگا دیتے۔ صرف چند ہزار لوگ اس ٹرین سے فائدہ اٹھائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اورنج لائن ٹرین پر بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پورا پاکستان ہے، پورا پنجاب ہے۔ یہ پنجاب کی بات کرتے ہیں، میں اپنے جہلم کی بات کرتی ہوں کیونکہ میرے جہلم میں جو حالات ہیں میں ان پر بات کروں گی۔ میں پہلے بھی بات کرتی رہی، میں آج بھی کر رہی ہوں اور آئندہ بھی کروں گی۔ میں اس ایوان میں چیخ چیخ کر کہتی رہی کہ ہمیں ایک پل دے دیں۔ کیا وہ پل دیا، آج وہ پل کس حالت میں ہے؟ آپ جا کر دیکھیں کہ

ہمارے لئے وہ گھان کا پل کتنا ضروری ہے۔یہاں پر باتیں تو بہت ہوتی ہیں all is well لیکن آنکھیں بند کرنے سے all is not at all well (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ لوگوں کو convince کرنے میں جتنی جان مار رہے ہیں کہ اورنج لائن ٹرین بنی چاہئے یہ اتنی جان لوگوں کے مسائل حل کرنے پر ماریں۔یہاں پر میرا یہ سوال ہے اگر اتنی ٹرینیں ہی چلنی ہیں تو پہلے اس صوبے کو ٹھیک کیجئے۔ میں تو بار بار کہہ رہی ہوں کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمارے لوگوں کے پیٹ بھرے ہوں گے، روزگار میسر ہو گا تو وہ ٹرین دیکھنے آئیں گے لیکن جب کھانے کے لئے بھی نہیں ہو گا تو کرائے کہاں سے آئیں گے اور وہ ٹرینوں میں کیسے بیٹھیں گے؟ ہمیں ٹرینیں نہیں چاہئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ڈانگاں سوٹے لے کے آن گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ سبسڈی دے رہے ہیں۔ میں کل اپنی بہنوں سے یہ بات کر رہی تھی کہ یہ سبسڈی دے رہے ہیں لیکن ہمیں کیوں نہیں بتاتے کہ یہ کہاں سے پوری ہوں گی، day by day انٹرنیشنل میڈیا چیخ رہا ہے اور پہلے بھی میری ایک بہن نے کہا کہ انٹرنیشنل میڈیا چیخ رہا ہے کہ ہم defaulter ہونے جا رہے ہیں، آنکھیں بند کرنے سے حقیقتیں نہیں چھپتیں، آنکھیں کھول کر حقیقتوں کی طرف دیکھیں realistic ہو کر دیکھیں۔ پنجاب کی بات کریں، صرف لاہور ہی تو پنجاب نہیں ہے، یہ اسے تخت لاہور کہتے ہیں، صرف لاہور کی بات نہ کریں ہم بھی اسی پنجاب میں رہتے ہیں ہمارا بھی اس پنجاب پر حق ہے۔ کیوں یہ ٹرینیں بنیں اور کیوں یہ میٹرو بنے؟ میٹرو بنا دی اب یہ ٹرینیں بنانے جا رہے ہیں۔ یہ کیوں بنیں اور ہمیں ہمارا حق دیں ہم اپنا حق مانگتے ہیں۔ میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر اپنے علاقے کے لئے حق مانگتی ہوں، پہلے ہمیں ہمارا حق دیں پھر اس کے بعد یہ ٹرینیں چلائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یہ باتیں پری بجٹ میں کریں۔ آپ کی مہربانی

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! نہیں، یہ زیادتی ہے، یہ ظلم ہے، یہ لوگوں پر ظلم ہے یہ ہماری عوام پر ظلم ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی، بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ کیسا ظلم ہے کہ ان کو غربت نظر نہیں آتی جہاں پر ان کو بھوک نظر نہیں آتی جہاں پر لوگوں کی بیٹیاں گھروں میں بیٹھی نظر نہیں آتیں۔ ہم ان ٹرینوں کو کیا کریں گے؟ ہمیں تو وہ چاہئے جو زندگی کی حقیقتیں ہیں۔ میں آج بات کروں گی، یہ بات کرنا میرا حق بنتا ہے، اپنا حق مانگنا میرا حق بنتا ہے۔ یہ وہ حق ہے جو آپ لوگ ہمیں نہیں دے رہے۔ کیوں نہیں دے رہے اور صرف ایک نہر مانگی تھی میرے علاقے کو وہ کیوں نہ دی؟ ایسے لالی پاپ دکھا دیتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا ہم نے وہ کر دیا۔ یہ وہ کرنے سے حقیقتیں نہیں چھپتیں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پلیز مجھے آگے چلنے دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی، کسی اور کو بھی باری لینے دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی، آپ بیٹھیں۔ محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ، شاباش۔ جی، جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

جناب سپیکر: sorry یہ گل ہے یا گِل ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! گل ہے۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں ٹھیک ہے۔

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے all is well کی آوازیں)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آج اورنج لائن ٹرین پر۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بٹھا دیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: No cross talk please جی، فرمائیں!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آج اورنج لائن ٹرین پر بحث ہو رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسے مفاد عامہ کے منصوبے پر بحث ہو رہی ہے جو دنیا میں یہ بتا دے گا کہ پاکستانی قوم کسی سے کم نہیں ہے۔ اگر دنیا میں کہیں اور یہ منصوبہ بن سکتا ہے تو اللہ کی مہربانی سے پاکستان کے اندر بھی

اورنج لائن ٹرین بن اور چل سکتی ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ اپوزیشن نے جو سوالات اٹھائے کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر یہ اورنج لائن ٹرین کو مفاد عامہ کے طور پر قبول کرتے ہوئے کوئی تجاویز دیتے۔ حزب اختلاف نے خود ہی مطالبہ کیا تھا کہ اورنج لائن ٹرین پر بات ہونی چاہئے۔ آج جب اس پر بحث ہو رہی ہے تو یہ اورنج لائن ٹرین کی بجائے بجلی اور گیس کی بات کر رہے ہیں۔ ہم نے بجلی پر بھی بہت کام کیا ہے۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے یہ اعلان کیا ہے کہ سال 2018 تک اس ملک سے لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ جب میٹرو بس کا منصوبہ شروع ہوا تو اُس وقت بھی حزب اختلاف نے بڑا شور مچایا تھا لیکن آج وہ منصوبہ لاہور کے شہریوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ جب بات لاہور کی ہو رہی ہے تو سنو! میں بھی لاہور کا پکا باسی نہیں ہوں۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے ممبران کی اکثریت لاہور سے تعلق نہیں رکھتی، لاہور کے تو بہت کم افراد ہیں جبکہ پورے پنجاب کے لوگوں کو اسی لاہور نے اپنے اندر سمایا ہوا ہے۔ لوگ روزگار کے لئے اور اپنے بچوں کو پڑھانے کے لئے یہاں پر آتے ہیں تو پھر کیوں نہ یہ منصوبہ لاہور کے اندر شروع کیا جائے؟ اس وقت لاہور شہر کی آبادی تقریباً ڈیڑھ کروڑ ہو چکی ہے۔ ابھی حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی میری ایک بہن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس منصوبے پر چھ فیصد سود دیا جائے گا۔ یہ غلط اعداد و شمار ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ انہیں تو اورنج لائن ٹرین منصوبے کے بارے میں حقائق معلوم ہی نہیں ہیں۔ پاکستان کے اندر دوسرے ممالک کی کوئی کرکٹ یا ہاکی ٹیم میچ کھیلنے نہیں آتی اور دنیا کا کوئی سرمایہ کار اس ملک میں سرمایہ کاری کرنے نہیں آتا تھا۔ یہ شرف اور اعزاز میرے قائد خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے کہ وہ اس پنجاب کے اندر 160۔ارب روپے کی سرمایہ کاری لائے ہیں۔

جناب سپیکر! میٹرو بس کا منصوبہ جب شروع ہوا تھا تو حزب اختلاف کے ساتھی اسی طرح روتے اور چیختے چلاتے تھے لیکن جب لاہور میں میٹرو بس کا منصوبہ مکمل ہو گیا تو پھر الیکشن میں ان کا جو حال ہوا وہ پوری قوم نے دیکھ لیا ہے۔ یہی میٹرو بس جب اسلام آباد میں چلی تو حزب اختلاف نے وہاں پر بھی بلدیاتی الیکشن میں اپنا حال دیکھ لیا۔ اب یہ اورنج لائن ٹرین کو رو رہے ہیں جبکہ ہم تو اس طرح کے مزید کئی مفاد عامہ کے منصوبے شروع کرنے والے ہیں۔ ہم بلیو لائن اور پرپل لائن ٹرین کے منصوبے بھی شروع کریں گے۔ حزب اختلاف کے ایک ممبر نے کہا کہ صاف پانی منصوبے کا پیسا اورنج لائن ٹرین پر لگا دیا گیا اور صاف پانی کمپنی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ میں ان کی معلومات میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگلے ایک آدھ ماہ میں ہم بہاولپور میں 100 کے قریب صاف پانی کے فلٹریشن پلانٹس لگانا چاہتے

ہیں۔یہ جدید ترین فلٹریشن پلانٹس ہیں۔ہم وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق یہ پلانٹس پورے صوبہ پنجاب کے اندر لگائیں گے۔ہمارے وہ اضلاع جو کہ گندے پانی سے متاثر ہیں وہاں پر یہ فلٹریشن پلانٹس پہلے لگائے جائیں گے اور لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وحید گل صاحب! اورنج لائن ٹرین کے بارے میں بات کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! مجھے حزب اختلاف کی باتوں کا جواب دے لینے دیں۔قائد حزب اختلاف نے کہا کہ جب اورنج لائن ٹرین چلے گی تو اس سے گرمی پیدا ہو گی۔میں کہتا ہوں کہ اس سے کوئی گرمی پیدا نہیں ہو گی بلکہ گرمی تو ان کے اندر ہے جو کہ باہر آ رہی ہے۔یہ اورنج لائن ٹرین کو کھٹّی ٹرین کہتے ہیں۔ان کو یہ کیوں کھٹی ہے؟ ان کے پاس میٹھی چیزیں ٹھہرتی نہیں اس لئے ان کو ہر چیز کھٹّی لگتی ہے۔

جناب سپیکر: وحید گل صاحب! آپ اورنج لائن ٹرین کے فائدے بتائیں۔حزب اختلاف پر comments نہ کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جب اورنج لائن ٹرین چلے گی تو اس سے عوام کو بہت فائدہ ہو گا۔جس طرح میٹرو بس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے اسی طرح یہ بھی بڑی مفید ثابت ہو گی۔حزب اختلاف کے ایک معزز ممبر صوبہ پنجاب کے ایک آفیسر احد چیمہ کا نام لے کر تنقید کر رہے تھے۔اس آفیسر کا سابقہ ریکارڈ کرپشن والا نہیں، اگر وہ لاہور شہر اور صوبہ پنجاب کی ترقی کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کر رہا ہے تو پھر اس کو شاباش کیوں نہ دی جائے؟ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی وجہ سے لاکھوں لوگ متاثر ہوئے ہیں حالانکہ ان متاثرین کی تعداد اڑھائی ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ان متاثرین کو عزت و آبرو کے ساتھ، تواضع کرتے ہوئے one window operation کے تحت مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادائیگی کی جا رہی ہے۔یہ 27 کلومیٹر لمبا ٹریک ہے۔جب یہ اورنج لائن ٹرین چلے گی تو اڑھائی گھنٹے کی مسافت صرف 45 منٹ کے اندر طے ہو سکے گی۔وہ بیٹی جو ڈاکٹر بننا چاہتی ہے اور اپنے گھر سے دُور میڈیکل کالج میں پڑھنے کے لئے جانا چاہتی ہے، وہ بیٹا جو پڑھنے کے لئے جانا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس میاں محمود الرشید اور ڈاکٹر مراد راس جیسی بڑی گاڑی اور ڈرائیور نہیں ہے تو وہ کیا کرے۔جب یہ اورنج لائن ٹرین چلے گی تو وہ بیٹی اور بیٹا باعزت طریقے سے اس کے اندر سفر کر کے اپنے کالج یا یونیورسٹی جا سکیں گے۔اس میں حزب اختلاف کو کیا مسئلہ ہے؟

جناب سپیکر: وحید گل صاحب! آپ مہربانی کر کے حزب اختلاف کے معزز ممبران کا نام لے کر ذکر نہ کریں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ کا منصوبہ ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ شاید حزب اختلاف کو لاہور شہر، پنجاب اور پاکستان کی عوام کا اتنا ہی درد ہو گا جتنا کہ ہمیں ہے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ کل رات کی خبر تھی کہ خیبر پختونخوا کے اندر آٹھ سالہ بچے کو کاٹ کر ہلاک کر دیا گیا اور وہاں پر پی ٹی آئی کی حکومت ہے۔

جناب سپیکر: وحید گل صاحب! آپ اپنے صوبے کی بات کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! حزب اختلاف کی طرف سے یہاں پر سوائے تنقید کرنے کے کوئی اور کام نہیں کیا جاتا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب صرف اورنج لائن ٹرین منصوبہ نہیں بلکہ اس طرح کے کئی دوسرے منصوبے بھی بنائیں گے۔ آپ نے دیکھا کہ پچھلے دنوں ییلو کیب ٹیکسی کے حوالے سے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس منصوبہ کی تمام انوسٹمنٹ ترکی کرے گا اور یہ ییلو کیب ٹیکسیاں لاہور شہر میں چلیں گی۔ لاہور کے بعد یہ ییلو کیب ٹیکسیاں راولپنڈی، بہاولپور اور پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں میں بھی چلائی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے ایجوکیشن سیکٹر پر بھی focus کیا ہوا ہے۔ ہماری حکومت نے دانش سکول بنائے۔ دانش سکولوں میں میرے، باقی معزز ممبران یا جاگیر داروں کے بچے تعلیم حاصل نہیں کر رہے بلکہ ان میں غریب اور یتیم بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دانش سکولوں میں مزدور، کسان اور ہاری کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ کاروان اسی طرح چلتا رہے گا، چلتا رہے گا۔ بہت شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر وحید گل صاحب کی یہ تقریر ان کے حلقے کے لوگوں کو سنوائی جائے تو وہ انہیں سڑک پر گھسیٹیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس پر comments نہ کریں۔ ان کے حلقہ کے لوگ جو کچھ کہیں گے اسے وہ خود ہی برداشت کر لیں گے۔ آپ اس بات کو چھوڑیں۔ چوہدری غلام مرتضیٰ، پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اب میں انہیں دعوت خطاب دیتا ہوں۔

چوہدری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں اس پراجیکٹ کے حوالے سے مختصراً گزارش کروں گا کیونکہ میں شعلہ بیاں مقرر تو

ہر گز بھی نہیں ہوں۔ اگر اس پراجیکٹ کی بات کی جائے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پراجیکٹ اچھا ہے لیکن جس انداز سے تنقید اور جس انداز سے اس کی مدح سرائی کی جارہی ہے اُس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ ایوان اس کو متنازعہ بنانے جارہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پوری دنیا میں جہاں بھی اس طرح کے پراجیکٹ launch کئے جاتے ہیں اُن کا basic purpose عوام کو سہولت کے ساتھ ساتھ سڑکوں پر ٹریفک کا load کم کرنا ہوتا ہے۔ میں اپنی دانست کے مطابق یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پچھلا منصوبہ جو میٹرو بس کا بنایا گیا تھا اُس پر اربوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود بھی سڑکوں پر traffic load میں کوئی کمی نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پیچھے motive اچھا تھا لیکن جگہ جگہ پر جب تک parking lots نہیں بنائے جائیں گے لوگ اپنے گھروں سے گاڑیوں پر اُسی طرح سے آئیں گے اور سڑکوں پر اُسی طرح سے رش قائم رہے گا۔ یہ سچ بات ہے کہ لوگوں کو سہولت ملی ہے لیکن سڑکوں پر traffic load کو کم نہیں کیا جاسکا جو اس کا ایک بڑا مقصد ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! اب جو اورنج لائن اور بلیو لائن کی بات ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اتنے بڑے شہر کو manage کرنے کے لئے اس طرح کا ایک نہیں بلکہ ایک سے زیادہ منصوبے بننے چاہئیں اور future کی یہ planning گورنمنٹ کی ترجیح میں شامل ہونی چاہئے لیکن مختصراً گزارش ہے کہ اس کو متنازعہ کیا جارہا ہے۔ Top bureaucrats مشورے دیتے ہیں کہ دیگر پراجیکٹس میں سے پیسے نکالیں اور اس میں ڈال دیں۔ یہ بات شاید ایوان میں بتانی چاہئے یا نہیں لیکن میں آپ کو ایک fact position بتا رہا ہوں کہ میں نے دو چیزوں کو خود observe کیا ہے کہ تحصیل یا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز پر لوگ یہ بات نوٹ کر رہے ہیں۔ میں اُس کی ایک مثال دیتا ہوں کہ ٹی ایم اے ہارون آباد میں سویپرز کو تین ماہ کی تنخواہ نہیں دی گئی اور جب لوگ ایڈمنسٹریٹر سے بات کرتے ہیں کہ جناب! سویپرز کو تنخواہیں کیوں نہیں دے رہے تو ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے یہ جواب آتا ہے کہ یہ پیسے اورنج لائن ٹرین میں جارہے ہیں جس کی وجہ سے پبلک میں نفرت کی ایک فضا پیدا ہو رہی ہے کہ گورنمنٹ ہماری تین تین مہینے کی تنخواہیں رکھ کر اورنج لائن ٹرین میں دے رہی ہے۔ Top bureaucrats مشورے دے رہے ہیں کہ وہاں سے پیسے نکالیں اور اُن کے low subordinates لوگوں کو اس سے متنفر کرنے جارہے ہیں۔ اسی طرح سے جنوبی پنجاب کی جو بات کی جارہی ہے اور ہارون آباد جنوبی پنجاب کا حصہ ہے تو کچھ مہینے پہلے وہاں پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ کے ٹینڈرز ہوئے جس میں پینے کے صاف پانی اور کچھ سڑکوں کی سہولیات موجود تھیں، ٹینڈر کرنے کے بعد وہ سارے پیسے اُٹھا کر غائب کر دیئے گئے اور کوئی جواب نہیں دیا جارہا۔

ایک افسر نے ڈرتے ڈرتے بتایا کہ جناب! یہ پیسے اورنج لائن ٹرین کے منصوبے میں واپس جاچکے ہیں تو میں کہہ رہا ہوں کہ جب کسی کی حق تلفی کر کے اس کو بنایا جائے گا تو پھر یہ تکلیف کا باعث ہے۔ میں اس منصوبے کی مخالفت ہرگز نہیں کرتا کیونکہ یہ منصوبہ اچھا ہے لیکن جس طریقے سے باقی لوگوں کی حق تلفی کر کے اس کو بنایا جا رہا ہے اس بات کی تکلیف ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، جناب خرم شہزاد!

جناب خُرم شہزاد: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ اچھا تو یہ ہوتا کہ یہ منصوبہ شروع کرنے سے پہلے اس کے تمام facts and figures بتائے جاتے اور پھر اُن پر بحث کی جاتی۔ بات یہ ہے کہ فیصل آباد کو پاکستان کا مانچسٹر کہا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ ٹیکسز فیصل آباد سے دیئے جاتے ہیں۔ میری بہن ڈاکٹر نجمہ افضل بھی بیٹھی ہوئی ہیں، لاء منسٹر اور میرے حلقہ میں ایک گلی کا فرق ہے۔ وہاں پر الائیڈ ہسپتال اور سول ہسپتال ہے میں اپنی بہن کو چیلنج کرتا ہوں وہ میرے ساتھ چلیں وہاں پر ایک ایک bed پر دو دو patient لیٹے ہوئے ہیں اور پنجابی کی مثال ہے کہ اس طرح مجھاں نُوں ٹیکے نہیں لگدے جس طرح انسانوں کو لگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ سب سے پہلے ہماری priorities health, education and law and order پر ہونی چاہئیں۔ پچھلے ہفتے فیصل آباد میں چار ڈکیتیاں ہوئی ہیں۔ جن کے گھر ڈکیتی ہوئی میں وہاں پر بیٹھا ہوا تھا تو لاء منسٹر صاحب بھی اُنہی کے گھر آ گئے۔ اُن کے گھر میں سات کروڑ روپے کی ڈکیتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تھوڑا relevant ہو جائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب خُرم شہزاد: جناب سپیکر! کیا کل یہاں پر رانا محمد ارشد نے relevant باتیں کی ہیں؟

جناب سپیکر: میری بات سُنیں اُس کے لئے آپ کے پاس forum موجود ہے۔

جناب خُرم شہزاد: جناب سپیکر! یہ priorities کی بات ہے۔ اِدھر اتنے اللے تللے ہو رہے ہیں اور سرکاری ملازموں کی دس بارہ فیصد تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں اس طرح ان کا کام چلتا ہے؟ جناب محمد وحید گل نے بات کی ہے میں بولا نہیں۔ اسی طرح رانا محمد ارشد انشاء اللہ، ماشاء اللہ کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی آپ relevant رہیں۔

جناب خُرم شہزاد: جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ کسانوں کا کیا حال ہے اور سرکاری ملازموں کا کیا حال ہے؟ ہمارے فیصل آباد سے 30 کلومیٹر دور دانش سکول بنا دیا ہے کیا کسی غریب کا بچہ وہاں جا کر پڑھ سکتا ہے؟ ہمارے سرکاری سکول ہماری گلیوں محلوں میں موجود ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آپ کو میری بات سُننی پڑے گی۔ کل رانا محمد ارشد نے اورنج لائن ٹرین کے متعلق ایک بات بھی نہیں کی اور انہوں نے دس منٹ بحث کی لیکن میں priorities کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ لاہور میں پولیس کی 28 ہزار کی strength ہے اور فیصل آباد میں پولیس کی 6 ہزار strength ہے۔ لاء اینڈ آرڈر میں finance کیا جائے اور وہ ہماری priorities ہونی چاہئیں۔ ہمارے لاء منسٹر صاحب بہت کام کرتے ہیں ان کو یہ پتا ہے کہ میں نے ڈی ایس پی کس تھانے میں لگانا ہے، ایس ایچ او کس تھانے میں لگانا ہے اور یہ وہ کام کریں گے جہاں سے انہیں 30/30 فیصد کمیشن ملے گا۔ کسی تھانے میں گاڑی ہے، نہ موٹر سائیکل ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ 165۔ارب روپے کے اللے تللے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اورنج لائن ٹرین ضرور بننی چاہئے لیکن پہلے ہمیں اپنی priorities set کرنی چاہئیں۔ آپ اپنے سرکاری سکول LGS and Beacon house level کے کیوں نہیں بناتے؟ کسان بے چارے بھی روزانہ protest کر رہے ہیں کیونکہ اُن کی فصلیں نہیں بِک رہیں۔

جناب سپیکر! میں اورنج لائن ٹرین کے منصوبے سے انکار نہیں کرتا لیکن یہ اپنے اللے تللے تو روکیں۔ رائیونڈ میں سکیورٹی کے اللوں تللوں کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی سکیورٹی ضروری ہے کسی اور کی ضروری نہیں ہے؟

جناب خُرم شہزاد: جناب سپیکر! سب کی سکیورٹی ضروری ہے۔ ہم تو لاء اینڈ آرڈر کی بات کر رہے ہیں۔ فیصل آباد میں سات کروڑ روپے کی ڈکیتی ہوئی ہے۔ قانون سب کے لئے ایک جیسا ہونا چاہئے۔ ہمارے لاء اینڈ آرڈر کی یہ پوزیشن ہے کہ مائیں ڈرتی ہوئی اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجتیں۔ پینے کا صاف پانی نہیں ہے جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ ہیپاٹائٹس سے مر رہے ہیں، پینے کا صاف پانی نہیں ہے اور ہم اورنج لائن ٹرین پر لگے ہوئے ہیں۔ اس میں 20 لاکھ لوگوں نے سفر کرنا ہے اور ہمارے فیصل آباد ضلع کی آبادی 2 کروڑ ہے۔ انہیں بھی وہاں سہولیات مہیا کی جائیں اور ان کی بنیادی ضروریات کو تو پورا کیا جائے۔ آپ کون سے پنجاب کو ترقی دے رہے ہیں۔ فیصل آباد پنجاب کا دوسرا بڑا ضلع ہے۔ ہمارے لاء منسٹر

صاحب وہاں پر کہتے ہیں کہ سب اچھا ہے جبکہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر ہے اور نہ سکولوں کی حالت اچھی ہے۔ میں رانا ثناء اللہ کو چیلنج کرتا ہوں کہ میرے ساتھ چلیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ wind up کریں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! یہ تمام کام اس وقت ہوتے ہیں جب ہم لوگ ہر جگہ سے satisfied ہوں۔ یہ تیس تیس فیصد کمیشن کے کاموں کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ wind up کریں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! اپوزیشن کے پرزور اصرار پر اورنج لائن ٹرین پر بحث کے لئے آپ نے دن مختص کیا۔ ہم نے ان کی پوری گفتگو کل اور آج بھی سنی ہے لیکن میں صرف اتنا عرض کر دوں کہ ہر آنے والے مقرر نے بات کی، اس نے کہا کہ اورنج لائن ٹرین ضرور بنے، اچھا منصوبہ ہے لیکن ہسپتال اس طرح ہیں، سکول اس طرح ہیں اور لاء اینڈ آرڈر اس طرح ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب ماجد ظہور!

جناب ماجد ظہور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے عوامی اہمیت کے ایک منصوبے پر اپوزیشن کے ممبران کو اور حکومتی بنچوں کے ممبران کو گفتگو کا موقع فراہم کیا۔ ہم کل سے اپوزیشن ممبران کی چیختی، چلاتی اور دھاڑتی ہوئی تقاریر سن رہے ہیں۔ میرا یہ خیال تھا کہ ان تقاریر کے دوران ضرور کوئی مثبت بات اور تجاویز سامنے آئیں گی جس سے میٹرو ٹرین کے منصوبے کو مزید مضبوطی ملے گی لیکن میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اپوزیشن کے صرف ایک ممبر مرتضیٰ صاحب جو سامنے بیٹھے ہیں انہوں نے ایک تجویز پیش کی کہ اس کے ساتھ parking lots ہونی چاہئے تھیں باقی وہی سب 1990 والی تقاریر جو ہم موٹروے کی تکمیل سے پہلے بھی سنتے تھے کہ white elephant ہے اور قوم کا پیسا ضائع کیا جا رہا ہے۔ مجھے آج کوئی ایک آدمی پورے پاکستان میں دکھائیں جو یہ کہتا ہو کہ موٹروے غلط بنی ہے۔ آج سارا پاکستان اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے کل سے جو تقاریر سنی ہیں ان کا لب لباب یہ ہے کہ صرف دو points تھے کہ یہ منصوبہ عوامی مفاد کے خلاف ہے اس میں کرپشن کی جا رہی ہے۔ میرے حلقہ کے سب سے زیادہ لوگ میٹرو ٹرین کی زد میں آئے ہیں جو میرے حلقہ میں رہتے ہیں۔ اس منصوبے سے 300 کے قریب خاندان متاثر ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں compensate کیا گیا ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ عوامی مفاد کے خلاف منصوبہ ہے تو یہ مجھے بتائیں کہ وہاں ایک سو افراد باہر نہیں نکلے، ساری پیپلز پارٹی، ساری پی ٹی آئی اور ساری اپوزیشن وہاں پر گئی کہ لوگوں کو instigate کیا جائے، لوگوں کو promote کیا جائے، لوگوں کو باہر نکالنے پر آمادہ کیا جائے لیکن یہ ایک سو بندوں کو بھی باہر نہیں نکال سکے۔ بعض ایسے protest جہاں سو یا دو سو افراد تھے وہاں بھی لیڈر آف دی اپوزیشن کو دھکے دے کر باہر نکالا گیا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ اپنی بات کریں۔

جناب ماجد ظہور: جناب سپیکر! لاہور ڈیڑھ کروڑ لوگوں کا شہر ہے۔ اگر یہ عوامی مفاد کے خلاف منصوبہ ہے تو اپوزیشن کتنے لوگوں کو آج تک باہر نکال سکی ہے؟ یہ تو ڈیڑھ ہزار لوگوں کو باہر نہیں نکال سکے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس منصوبے کو عوامی تائید حاصل ہے اور یہ منصوبہ عوامی تائید سے مکمل ہوگا۔ یہ بڑے افسوس اور شرم کی بات ہے کہ یہ کل سے کہہ رہے ہیں کہ اس میں کرپشن ہے، اس میں لوہا استعمال کیا جا رہا ہے تو انہیں جھوٹ بولتے ہوئے اور بہتان تراشی کرتے ہوئے خوف خدا بھی نہیں آتا کہ ہم نے کل اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ شہباز شریف جیسے آدمی جس کی زندگی کا مقصد ہی اللہ اور اس کے عوام کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ یہ کوئی ایک کرپشن کا ثبوت پیش نہیں کر سکے اور یہ لوہے اور سریے کا کہتے ہیں۔ میں یہاں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ یہ بحث پاکستان سے ختم ہونی چاہئے۔ اب کرپشن اور پاکستان اکٹھے نہیں چل سکتے۔ میرے دوست ابھی تیس تیس فیصد کمیشن کا کہہ رہے تھے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کا ادنیٰ سا کارکن ہوں۔ ہم نے کروڑوں روپے کے کام کرائے ہیں تو میں یہاں پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اگر اپنے منصوبوں میں ایک روپے کی بھی کرپشن کی ہو تو خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ آپ بھی اللہ کو حاضر ناظر جان کر بات کریں کہ آپ نے اپنے ادوار میں کیا کام کئے تھے۔ آپ کے دور میں جتنی کرپشن ہوئی تھی اس کی پاکستان کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ میاں محمد شہباز شریف کی ٹیم میں کوئی آدمی چاہے وہ bureaucrat ہو، کوئی سیاسی کارکن

ہو، کوئی سیاسی لیڈر ہو، نہیں رہ سکتا اگر وہ کرپشن کرنے والا ہے۔ آج اس ایوان میں وحید گل جیسے کارکن ہمیں صرف اس لئے نظر آتے ہیں کہ یہ لوگ ایماندار لوگ ہیں۔

جناب سپیکر! جب لاہور میں میٹرو بس کی بات ہوتی تھی تو یہ اس کے بھی خلاف باتیں کرتے تھے۔ آج خیبر پختونخوا میں بھی میٹرو بس کو چلانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ مجھے وہ شعر یاد آتا ہے کہ:

تمھاری زلف تک پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ اعمال میں تھی

جناب سپیکر! یہ جن کاموں پر ہم پر تنقید کرتے ہیں وہی کام یہ خود کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ باقی جو افراد ہیں خدا کے لئے اچھی تجاویز پیش کریں۔ آپ کرپشن کے الزامات اور بہتان تراشی کرتے ہیں تو کل کو اللہ کی عدالت میں بھی آپ کو جواب دینا ہے۔ قرآن مجید میں بھی منع کیا گیا ہے کہ بہتان تراشی نہ کریں اور جھوٹے الزامات نہ لگائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو ان کے بعد بات کرنے کی اجازت دوں گا۔ جی، جناب جعفر علی ہوچہ!

جناب جعفر علی ہوچہ: جناب سپیکر! مختلف شہروں میں جب میٹرو منصوبہ کامیاب ہوا اور غریب عوام، مزدور اور طلباء کو جب معیاری اور سستا سفر میسر ہوا۔ 1991 میں جو survey ہوا تھا تو اس کے مطابق میاں محمد شہباز شریف نے میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان میں ایک لازوال اور انقلابی منصوبہ اورنج لائن ٹرین کی شکل لایا گیا۔ اس منصوبہ پر آج اپوزیشن والے مخالفت برائے مخالفت کے نام پر بحث کر رہے ہیں اور [***********]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب جعفر علی ہوچہ: جناب سپیکر! یہ منصوبہ چین اور پاکستان کی دوستی کا ثبوت ہے کہ اس نے ہمیں لازوال تحفہ دیا ہے۔ ہمیں چاہئے تو یہ تھا کہ ہم چین کی دوستی پر مشکور ہوتے اور اس پر بحث کرتے کہ انہوں نے ہمیں اربوں روپے کا منصوبہ دیا۔ انہوں نے میاں محمد نواز شریف کی سفارتکاری پر اعتماد کرتے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہوئے اتنا بڑا منصوبہ دیا۔آج جب انٹرنیشنل لیول پر معیاری، سستا اور ائرکنڈیشنل سفر ہماری غریب اور مزدور طبقہ عوام کو میسر کیا۔۔۔

جناب سپیکر: ہوچہ صاحب! Wind up کریں۔ بڑی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے صرف تین یا چار منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ دیکھ لیں اب نمبر تو کسی اور کا ہے۔ چلیں ٹھیک ہے آپ کو تین منٹ کا ٹائم دیا جاتا ہے لیکن اس سے زیادہ نہیں ملے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہاں پر ابھی حکومتی بنچوں کی طرف سے ہمارے بھائیوں نے یہ کہا کہ ہم اپوزیشن سے یہ توقع کر رہے تھے کہ وہ کوئی fruitful advices دیں گے تو ہماری بھی یہی حکومتی بنچوں اور لاء منسٹر صاحب سے توقع تھی کہ اگر آج کا دن مختص کیا گیا ہے تو جب انہوں نے خود بہت لمبی چوڑی تفصیل بیان کی تو میں صرف ایک جملہ جس کا لب لباب یہ تھا کہ 2018 میں ان کے ساتھ یہ ہو جائے، وہ جائے گا لیکن جو اورنج لائن ٹرین کی تفصیل تھی جس کے بارے میں ہم چاہتے تھے کہ عوام آگاہ ہو جس وجہ سے ہم نے یہ بحث رکھی تھی جو اس کا اصل مقصد تھا وہ ہمیں بالکل نظر نہیں آیا ہے۔ ہم اپوزیشن نے جتنے بھی ثبوت اور ریکارڈ تھے وہ اپنی کوششوں سے ڈیپارٹمنٹ سے نکلوائے تھے جن کو سختی سے منع کیا گیا تھا کہ کوئی ریکارڈ بھی باہر نہیں نکلنا چاہئے لیکن اس کے باوجود میں یہاں پر مختصراً یہ بات کروں گی کہ انہوں نے آج کہا ہے کہ یہ اورنج لائن ٹرین اور میٹرو بس بہت ہی important ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی جو کہ انہوں نے خود ڈاکٹر سید وسیم اختر کے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ ماس ٹرانزٹ جو کہ ایک پراجیکٹ تھا جس کے بارے میں انہوں نے لکھ کر بھیجا تھا کہ یہ ہماری priorities میں شامل نہیں ہے ہماری priorities میں تو ہیلتھ، ایجوکیشن اور لاء اینڈ آرڈر شامل ہیں۔ میں آج ان سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں جس پراجیکٹ کے اصل بانی چودھری پرویز الٰہی تھے اور یہ وہ منصوبہ تھا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! بہت مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اور یہ وہ منصوبہ تھا جس سے عوام پر بوجھ نہیں ڈالا جانا تھا۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب یہ پراجیکٹ ان کی priorities میں نہیں تھا اور یہ اس پراجیکٹ کو agree ہی نہیں کرتے تھے۔ چودھری پرویز الٰہی کے منصوبے کو انہوں نے لکھ کر oppose کیا تھا کہ ہم اس

پراجیکٹ سے agree ہی نہیں کرتے اور یہ وہ پراجیکٹ تھا جس سے کوئی جانی نقصان بھی نہیں ہونا تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے لہٰذا مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کو اپنی بات تو مکمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ان کی بات مکمل ہو گئی ہے۔(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ان کو بات تو کرنے دیں آپ نے ان کا mike بھی بند کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! mike بند کیوں نہ کروں کیونکہ جو وقت میں نے ان کو دیا تھا وہ پورا ہو چکا ہے۔ بڑی مہربانی۔ ایسے نہ کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس وقت جب چودھری پرویز الہٰی کے دور میں یہ منصوبہ پاس ہوا تھا جس کے پیسے بھی آ گئے تھے تو پھر انہوں نے اس منصوبے کو ختم کیوں کیا؟

جناب سپیکر: محترمہ! بہت مہربانی۔ وہ آپ نے ختم کیا ہے۔(قطع کلامیاں)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج اس منصوبے کا نام بدل کر انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے نام سے منسوب کر دیا ہے لیکن اس منصوبے میں۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے بھی کچھ بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بس دو منٹ میں بات کر لیں جو بھی کرنی ہے کیونکہ وقت نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے واسطے صرف دو منٹ دا وقت اے۔ بس میرے واسطے ہی وقت نئیں اے۔ یہاں پر آدھا آدھا گھنٹہ سب کو بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ دو منٹ میں، میں کیا بات کروں گا۔ یہ دو منٹ میں، میں نہیں بولتا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! چلیں، اگر نہیں بولنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیا بہت شکریہ؟ پھر میرا ایک شعر ہی سن لو۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب محمد عارف عباسی! بڑی مہربانی۔ میں تو آپ کو کہہ رہا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر!۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دو شعر پڑھنے کا موقع دے دیں۔ ایک جملہ ہی بولنے دیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری ابھی بات مکمل نہیں ہوئی۔ میری ایک آخری بات ہی سن لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے floor ان کو دیا ہے۔ جی، میاں صاحب! شعر سنا دیں۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر: مجھے آج حبیب جالب اور مرزا اسد اللہ خان غالب یاد آ رہے ہیں کہ:

سادگی پہ کون مر نہ جائے اے اسد
قتل کرتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اب حبیب جالب کا شعر پیش کرتا ہوں کہ:

حال اب تک وہی ہیں غریبوں کے
دن پھرے ہیں فقط وزیروں کے
ہر بلاول ہے، ہر بلاول ہے دیس کا مقروض
پاؤں ننگے ہیں بے نظیروں کے

جناب سپیکر! آپ نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا کہ مجھے بولنے کا موقع نہیں دیا ہے۔ یہاں پر آدھا آدھا گھنٹہ لوگ بولتے رہے ہیں۔ اب دو منٹ میں، میں کیا بولوں، آپ نے میری باری آخر میں اس لئے رکھی تھی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت مہربانی۔ جہاں پر آپ کا نمبر تھا وہیں پر میں نے آپ کو رکھا ہے۔ ایسے نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ان کو بات تو کرنے دیں ابھی تو وہ بات کرنا شروع بھی نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! انہوں نے بول تو لیا ہے اب میں کیا کروں، انہوں نے خود کہا تھا کہ مجھے شعر بولنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ان کو بولنے تو دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ خدا کا خوف کھائیں ادھر ٹائم تو دیکھیں۔ آپ عجیب بات کر رہے ہیں۔ اب اِن کا ٹائم جائے گا۔ آپ کی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہوں۔ بھلے آپ سارے لاہور میں نیچے لندن کی طرح زیر زمین اورنج لائن ٹرین بچھادیں یہ عوامی منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مان گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! لیکن اس کے ساتھ ہی توڑ پھوڑ بھی ہوتی ہے اور ثقافتی ورثے بھی زد میں آتے ہیں۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی جو آج ہے کل نہیں تھی۔ 1982 میں ریسرچ کے لئے میں انگلینڈ گیا وہاں پر میں نے یہ ریسرچ کرنا تھی کہ ان لوگوں نے اور اس ملک نے کسی انقلاب کے بغیر سوشل ویلفیئر اسٹیٹ کیسے بنادی۔ اس وقت لندن بھی ایسے ہی تھا جیسے آج لاہور ہے۔ آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ بھی ایسے ہی تھے جیسے آج جنوبی پنجاب ہے لیکن ان لوگوں کو جینے کا حق تھا۔ میں بھی آج جینے کا حق مانگتا ہوں۔ پنجاب کی 70 فیصد آبادی جو دیہات میں کاشتکاری سے منسلک ہے جو 86 فیصد غربت کی سطح سے بھی کم پر جی رہی ہے، ان کو جینے کا حق اور نہ ہی فصلوں کی قیمتوں کا حق ہے اور پیداواری اخراجات بھی زیادہ ہیں۔ ان لوگوں کو بھی جینے کا حق دو کیونکہ ان کو بھی جینے کا حق ہے۔ آپ بھلے اورنج لائن ٹرین بنائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں کیونکہ یہ ایک عوامی منصوبہ ہے لیکن پنجاب۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! لیکن پنجاب کے 70 فیصد کاشتکار، مزدور، عورتیں اور بچے جو دن رات وہاں پر کام کرتے ہیں، پیداواری اخراجات پر ان کا کوئی کنٹرول ہے اور نہ ہی وہ اپنی قیمتوں کا تعین کر سکتے ہیں۔ اگر یہ لوگ گندم، کپاس، چاول اور گنا کاشت نہ کریں تو اس ملک کی معیشت بیٹھ جائے۔

جناب سپیکر! آخر میں جھونے کے بارے میں سن لیں اس کے بارے میں افسوسناک بات یہ ہے کہ جھونا کل کلاں ایک دو یا چار سال میں 700 یا 800 روپے من فروخت ہوگا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے اپنی تقریر wind up تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، اس کو wind up کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جھونا 1200 روپے فی من اور 700 یا 800 روپے فی من میں چاول کی پھک فروخت ہوئی تو چاول کہاں گیا؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! روئی 1700 یا 1800 روپے فی من اور کھل کی بوری 1800 روپے فی من میں فروخت ہوئی۔ آپ دیکھیں کہ روئی کہاں گئی؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے۔ گزارہ الاؤنس سے بھی یہ لوگ جی رہے ہیں۔ آپ اور حکومت کو پیداواری اخراجات کم کرنا ہوں گے۔

جناب سپیکر: حکومت آپ ہیں۔ میں حکومت نہیں ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اوپر سے انکم ٹیکس کا بوجھ ہے۔ آپ دیکھیں کاشتکار کے لئے 80 ہزار روپے کی سیلنگ ہے اور تجارتی لوگوں کے لئے 4 لاکھ کی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت مہربانی۔ بہت شکریہ۔ جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہم نے بڑی جدوجہد اور کوشش کے بعد یہ دن بحث کے لئے مانگا تھا تو ہمارا خیال تھا کہ حکومتی نمائندوں اور حکومت کی طرف سے کوئی facts and figures آئیں گے، کوئی حقائق بتائے جائیں گے اور بتایا جائے گا کہ لاہور شہر کو ادھیڑنے کا یہ منصوبہ کس طرح عوام کے مفاد میں ہے؟ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمارے قائد ایوان وزیراعلیٰ صاحب جو کہ میرے خیال میں پچھلے پونے تین سال میں تین یا چار دفعہ اس ایوان میں آئے ہیں، وہ یہاں ہوتے۔ جب ہم نسلوں کو گروی رکھنے کے منصوبے پر بات کر رہے ہیں جسے آنے والی نسلیں بھگتیں گی تو اس وقت اگر قائد ایوان یہاں ہوتے، عوام کو مطمئن کرتے اور معزز ممبران کے سوالوں کا جواب دیتے تو میرا خیال تھا کہ بہت اچھی طرح یہ معاملات حل کی طرف جاتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اورنج لائن ٹرین کی بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! افسوس کہ وزیراعلیٰ اس ایوان کو شاید اس قابل نہیں سمجھتے کہ وہ یہاں تشریف لائیں، یہاں آکر عوام کو اور عوام کے منتخب نمائندوں کو جوابدہ ہوں۔ میں یقین دلاتا ہوں

کہ وزیر اعلیٰ کا اس ایوان میں آنے سے اُن کا قد کم ہو گا، اُن کی عزت پر کوئی حرف آئے گا اور نہ اُن کے درجے اور عُصے میں کوئی فرق پڑے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ کوشش کریں اور ہم اس ایوان کے قائد سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ آئیں اور عوام کو جوابدہ ہوں۔ وہ عوامی نمائندوں اور عوام کے لوگوں سے کیوں ڈرتے ہیں؟ وزیر اعلیٰ صاحب آپ کو اس ایوان نے منتخب کیا ہے، بیوروکریسی نے منتخب نہیں کیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کو اس معزز ایوان نے منتخب کیا ہے۔ وہ جس بیوروکریسی پر تکیہ کئے ہوئے ہیں اور جس بیوروکریسی کے ذریعے حکومت چلا رہے ہیں انہوں نے الیکشن خرید کر اُن کی مدد ضرور کی ہو گی۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آپ اورنج لائن ٹرین پر بات کریں، آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہ بیوروکریسی اُن کو عوام کے غضب سے نہیں بچا سکتی۔ میٹرو پر اگر بات کریں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اورنج لائن ٹرین پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میٹرو بنانا اور اورنج لائن ٹرین بنانا کوئی بُری بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ پلیز اورنج لائن ٹرین پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں محترم وزیر قانون نے ہمیں پہلے جو بتایا ہے کہ 1992 سے یہ نیلی، پیلی، سرخ اور کالی لائنوں پر study ہو رہی ہے۔ یہ study ہیلتھ پر کیوں نہیں ہوتی، یہ study ایجوکیشن اور youth پر کیوں نہیں ہوتی؟ یہ اورنج لائن ٹرین اُن ملکوں میں اچھی نہیں لگتی جن کے قبرستانوں میں یہ لکھا ہو کہ مردہ دفنانے کے لئے، قبر پر مٹی ڈلوانے کے لئے اور قبر کھدوانے کے لئے جن کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ اس نمبر پر رابطہ کریں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بُھل گئی، بُھل گئی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! نئیں بُھلدی، فکر نہ کرو۔ ایویں نئیں بُھلدی۔

جناب سپیکر: جی، ایسے نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ایوان کا یہ روّیہ ہے کہ جب یہاں عوام اور عام لوگوں کی بات کی جاتی ہے تو اس کو مذاق میں ڈال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بحث کریں اور ٹائم کا بھی خیال کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، بالکل۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میری آپ بات سنیں۔ اس وقت سرکاری ملازمین اس ملک کے حکمران ہیں۔ سرکاری ملازم کو پتا ہی نہیں ہے کہ وہ ہمارے ٹیکسوں سے پلتا ہے بلکہ اُس کو یہ پتا ہے کہ میں نے ان لوگوں پر کیسے حکمرانی کرنی ہے اور عوام کو کس طرح رولنا ہے؟ آپ کسی بھی محکمے میں چلے جائیں، کہیں بھی ایسا نہیں ہے کہ وہ ایک public servant نظر آتا ہو۔ وہ عوام کے پیسے سے پلتا ہے جس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ موجودہ حکمرانوں نے ہر چیز کو پیسے سے خریدنا ہے چاہے وہ الیکشن ہوں، چاہے سیاسی پارٹی ہو یا کوئی بھی کام ہو کیونکہ اُن کی first priority پیسا ہے۔ اِس پنجاب میں سینکڑوں لوگ اور سینکڑوں بچے ventilator نہ ہونے کی وجہ سے مر گئے لیکن اس پر کوئی study نہیں ہوئی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، اب آپ wind up کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب آپ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: جی، میں سنوں گا۔ ایسے نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پنجاب میں 256 بچے ventilator نہ ہونے کی وجہ سے مر گئے۔ آپ کے ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ہیں اور لوگ زہر آلود اور گندا پانی پی رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اتنا ظلم نہ کرو کیونکہ اللہ کو بھی جواب دینا ہے اور مرنا بھی ہے۔ یہ پنجاب کے 10 کروڑ لوگ 175۔ ارب لیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی نوازش، بہت شکریہ۔ ان کا مائیک بند کر دیں۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے کل سے اپنی request دی ہوئی تھی اس لئے مجھے ایک منٹ بات کرنے کے لئے دے دیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کی request نہیں ہے، کیا کر رہے ہیں؟ تمام ممبران تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ آپ کی بات سنی جا چکی ہے۔ ٹائم کو دیکھیں اور لاء منسٹر صاحب کو wind up کرنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب لاء منسٹر صاحب wind up کرنے لگے ہیں ان کی بات سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ میری پوری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو چکی ہے اور ٹائم بھی بہت کم ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو پھر میں واک آؤٹ کر کے جا رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: ایسا نہ کریں، عباسی صاحب کو روکیں اور ان کو بلالیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! اب آپ اس کو wind up کریں۔ عباسی صاحب! واپس آ جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تمام معزز ممبران جنہوں نے اپوزیشن اور حکومتی بنچوں سے اس بحث میں حصہ لیا میں اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاص طور پر میں لیڈر آف دی اپوزیشن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس پر اپنا response اور مؤقف پیش کیا۔ تین بنیادی باتیں اس سے پہلے میڈیا، ایوان اور ہر جگہ پر discuss ہوتی رہی ہیں۔ ان تین بنیادی issues پر میں نے with facts & figures سے بات کی تھی۔ میں نے یہاں 1991 سے لے کر 2016 تک عرض کیا تھا اور ان studies کا بھی باقاعدہ ذکر کیا تھا جس جس دَور میں وہ ہوتی رہی ہیں۔ میں نے یہ بات ثابت کی تھی اور یہ ایوان کے سامنے رکھی تھی کہ یہ کوئی ایسا منصوبہ نہیں ہے کہ جس کے متعلق یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اس کی تو ضرورت ہی نہیں ہے، فلاں چیز ہونی چاہئے یا فلاں کام ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ یہ ضرورت پچھلے پچیس سالوں سے محسوس کی جاتی رہی ہے اور یہ منصوبہ میٹروپولیٹن شہر لاہور کے لئے

کیونکر ضروری تھا؟ یہ کہا گیا کہ 1991 میں تو یہ کام ہوا ہی نہیں ہے، 1997 میں بھی نہیں ہوا، 2006 کی study کی بات بھی غلط ہے اس پر کوئی بات نہیں ہوئی۔ اسی طرح سے یہ بات بھی کی گئی کہ یہ بہت مہنگا منصوبہ ہے۔ جو دنیا میں منصوبے لگ رہے ہیں یا لگائے گئے ہیں میں ان سے متعلق بھی اس کا comparison پیش کروں گا۔ یہاں فنڈز کے متعلق بات کی گئی کہ جی، loan کیوں لیا گیا ہے؟ میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ جب جب بھی یہ منصوبہ conceive ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہر دفعہ کبھی ورلڈ بنک سے، کبھی آئی ایم ایف سے اور کبھی۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا کہ قائد حزب اختلاف موجود ہوتے اور اپنی باتوں کا جواب سنتے لیکن ان کے پاس کوئی دلیل ہے اور نہ کوئی بات کرنے کو ہے۔ جن جن facts & figures کو میں نے پیش کیا تھا ان میں سے کسی fact & figure کو یہ جھٹلا نہیں سکے۔ اس کے فنڈز کے متعلق بات ہوئی تھی تو اس پر کوئی بات کر سکے اور نہ یہ اس بات پر کوئی بات کر سکے۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی آواز نہیں سن سکا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو فنڈز کے حوالے سے بات کی گئی تھی۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے اپوزیشن کا روّیہ دیکھا ہے کہ یہ کوئی facts & figures پر بات نہیں کر سکتے اور پھر بات سننے کی بھی ہمت نہیں رکھتے اور اب صرف کورم پوائنٹ آؤٹ کر کے بھاگنے کی سعی کی ہے لیکن ان کو یہ سارا کچھ سننا پڑے گا۔اگر آج نہیں تو Monday کو انہیں سننا پڑے گا اور ساری باتوں کا جواب دے کر ان کی جان چھوٹے گی۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔۔۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے اور آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس سوموار 22۔فروری 2016 کو دن 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔